عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
# ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۲۰ تا ۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۸ء | شمارہ: ۳۷

## کسبِ حلال
اہمیت وضرورت

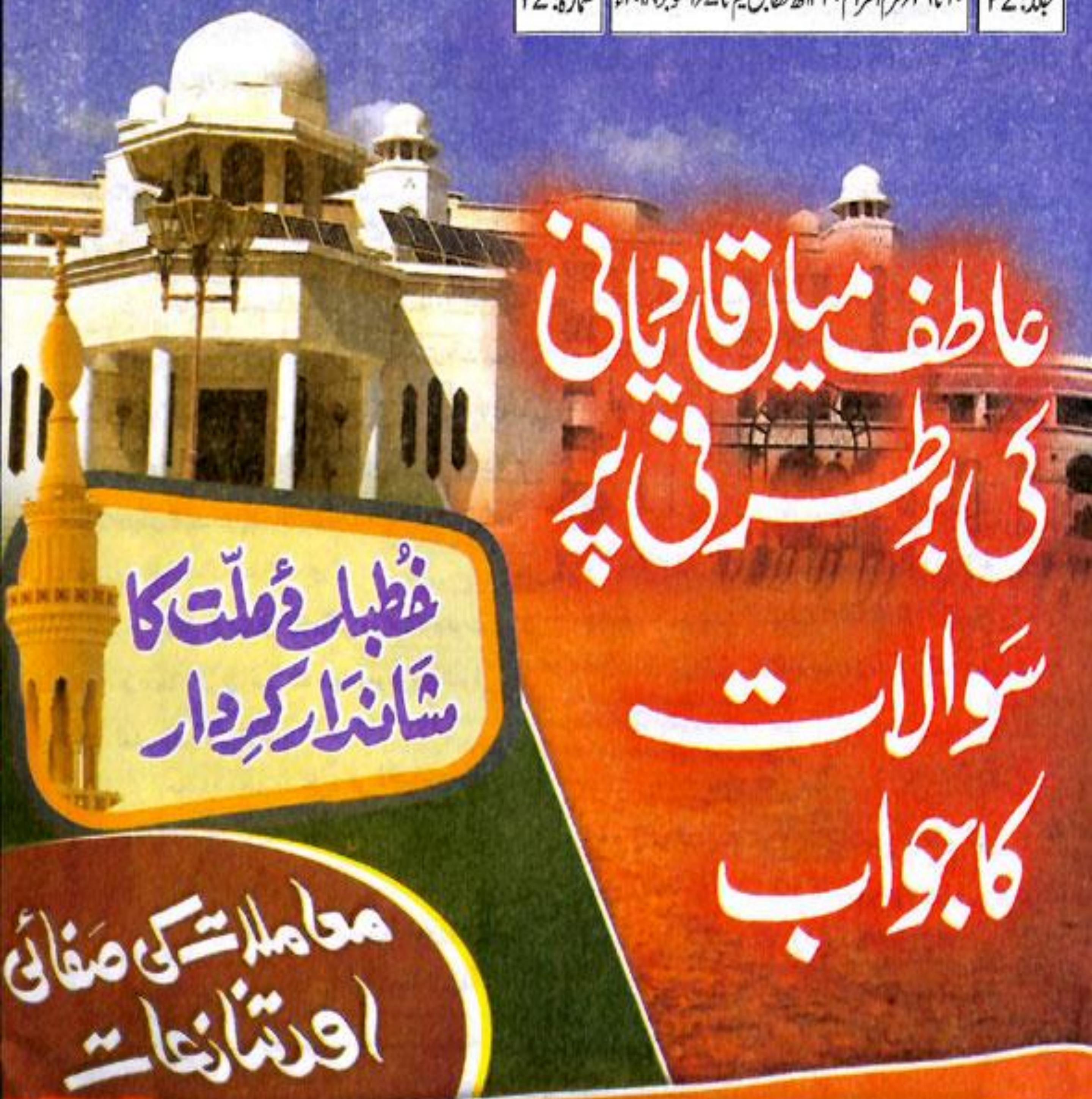

## عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات کا جواب

## خطبائے ملت کا شاندار کردار

## معاملات کی صفائی اور تنازعات

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

## حضرت خدیجہؓ کی نماز جنازہ

س:...... کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کل گزشتہ جمعہ کے بیان میں ایک خطیب سے سنا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی گئی تھی، چونکہ یہ بات میں نے پہلی مرتبہ سنی اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کیا واقعتاً یہ بات درست ہے اور اگر صحیح ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:...... جی ہاں! خطیب صاحب کی بات درست ہے۔ واقعتاً حضرت خدیجہؓ کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی گئی تھی، وجہ اس کی یہ ہے کہ اس وقت تک نماز جنازہ کی مشروعیت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، کیونکہ حضرت خدیجہؓ کا انتقال مکہ مکرمہ میں نبوت کے دسویں سال میں ہوا تھا، جبکہ جنازہ کی مشروعیت کا حکم مدینہ منورہ میں ہجرت کے پہلے سال میں نازل ہوا تھا، جیسا کہ حاشیہ طحطاوی میں ہے:

"قال الواقدی: لم یکن شرعت یوم موت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، وموتہا بعد النبوۃ بعشر سنین علی الاصح."

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۵۸۰ احکام الجنائز طبع قدیمی)

اوجز المسالک میں ہے:

"شرعت صلاۃ الجنائز بالمدینۃ المنورۃ فی السنۃ الاولیٰ من الھجرۃ فمن مات بمکۃ المشفۃ. لم یصل علیہ." (اوجز المسالک شرح موطا للامام مالک، ۴/۱۹۱ کتاب الجنائز، طبع ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان)

## مالک کی اجازت کے بغیر پلاٹ پر مسجد کی تعمیر

س:...... مفتی صاحب! ہمارے محلّہ کی مسجد بہت چھوٹی ہے محلّہ کے نمازیوں کے لئے وہ کافی نہیں جبکہ اس کے ساتھ متصل ایک خالی مکان ہے، اس کا مالک بیرون ملک میں ہے، اس سے رابطہ کی کوئی صورت بھی نہیں، اگر اہل محلّہ اس مکان کو مسجد میں ضم کرکے مسجد کی توسیع کرلیں اور مالک مکان کے آنے کے بعد اس کی مناسب قیمت اسے دیدیں، تو کیا اس طرح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... مذکورہ طریقہ پر مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مملوکہ مکان کو مسجد میں ضم کرکے مسجد کی توسیع کرنا قطعاً جائز نہیں۔ اہل محلّہ یا تو مالک مکان کے آنے کا انتظار کرلیں یا مسجد کی توسیع کی کوئی اور صورت سوچ لیں مثلاً اس کے اوپر چھت وغیرہ ڈال دیں یا اہل محلّہ کے مشورہ سے دوسری مسجد تعمیر کرلیں، سوال میں ذکر کردہ طریقہ خلاف شرع ہے۔

## دیوار پر تیمّم کرنا

س:...... کیا گھر وغیرہ کی دیواروں پر تیمّم کرنا جائز ہے یا تیمّم صرف زمین پر کرنا ضروری ہے؟

ج:...... اگر دیواروں پر گرد وغبار وغیرہ کی تہہ جمی ہو تو اس طرح کی دیواروں پر بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔ تیمّم کا جائز ہونا صرف زمین کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر وہ پاک چیز جو زمین کی جنس سے ہو اس پر تیمّم کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

# ہفت روزہ ختمِ نبوت

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۷ ۲۰ تا ۲۶ رمحرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق یکم تا ۷ راکتوبر ۲۰۱۸ء شمارہ: ۳۷



سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان


## اس شمارے میں!


| | | |
|---|---|---|
| عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات! | ۵ | حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ |
| معاملات کی صفائی اور تنازعات | ۱۰ | مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ |
| کسب حلال کی اہمیت و ضرورت | ۱۳ | مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی |
| خطبائے ملت کا شاندار کردار | ۱۶ | قاری سید محمد شاہ نقشبندی |
| خبروں پر ایک نظر | ۲۳ | ادارہ |
| ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء، قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ | ۲۷ | آغا شورش کاشمیریؒ |



بـنـیـاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ



زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.



رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
*Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)*
*Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi*
*Ph:32780337, Fax:32780340*

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
*Ph:061-4783486*

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199


ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

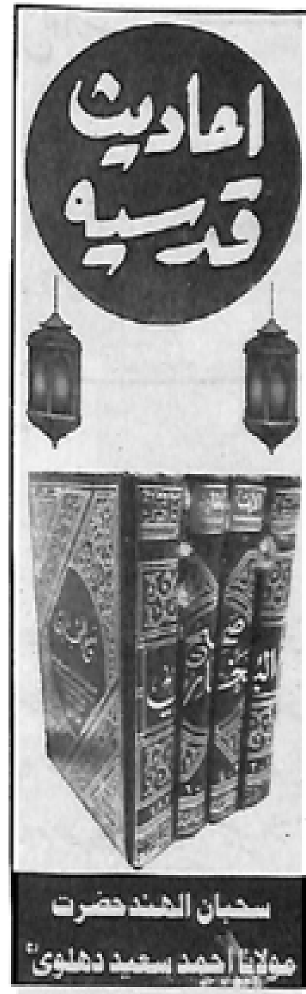


## انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر

حدیث قدسی ۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام بلائے جائیں گے اور ان سے دریافت کیا جائے گا: تم نے میرے احکام پہنچائے، وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے رب! پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا: تم کو میرے احکام پہنچے، وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی پیغمبر نہیں آیا، پھر حضرت نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا، تمہارے گواہ کون لوگ ہیں؟ وہ کہیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت! پھر فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم بلائے جاؤ گے اور تم اس بات کی شہادت دو گے کہ بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے تیرا پیغام تیرے بندوں کو پہنچایا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ”وکذالک وجعلنکم امۃ وسطا لتکونو اشہدا ء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا“ (بخاری) مطلب یہ ہے کہ چونکہ قرآن میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے اور ان کی تبلیغی خدمات سے یہ امت واقف ہے اس لئے امت محمدیہ ان کی صداقت پر شہادت دے گی۔

حدیث قدسی ۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے، اس حالت میں ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں، حضرت ایوب علیہ السلام ان سونے کی ٹڈیوں کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ پس حضرت ایوب علیہ السلام کے رب نے ان کو پکارا: اے ایوب! کیا میں نے تم کو اس چیز سے جو تم دیکھتے ہو مستغنی اور بے نیاز نہیں بنایا؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا: لیکن آپ کی عطا اور برکت سے میں مستغنی نہیں ہوں۔ (بخاری)

یعنی باوجود سب کچھ عطا کر دینے کے پھر اگر آپ اور دیں تو آپ کی عطا سے کس طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں۔

## جماعت کی نماز میں شامل ہونے کے طریقے

گزشتہ سے پیوستہ:

حدیث کی رو سے امام صاحب قرأت کے حوالے سے مقتدیوں کی بھی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔ قرأت کی تکمیل پر امام صاحب ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں، امام صاحب کے بعد فوری طور پر تمام مقتدی بھی رکوع میں امام صاحب کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور امام و مقتدی تمام حضرات کم از کم تین مرتبہ رکوع کی تسبیح ”سبحان ربی العظیم“ پڑھتے ہیں، امام صاحب اس کے بعد ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، امام صاحب کے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہہ چکنے کے بعد مقتدی بھی سیدھے کھڑے ہونے میں امام صاحب کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور خود ”ربنا لک الحمد“ پڑھتے ہیں، اس سیدھے کھڑے ہونے کو اصطلاح میں قومہ کہتے ہیں، پھر امام صاحب تکبیر یعنی ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے پہلے سجدے میں جاتے ہیں اور ان کے پیچھے تمام مقتدی ان کے ساتھ سجدے میں شامل ہوتے ہیں، جہاں امام صاحب سمیت تمام لوگ کم از کم تین مرتبہ سجدے کی تسبیح ”سبحان ربی الاعلی“ پڑھتے ہیں، پھر امام صاحب تکبیر ”اللہ اکبر“ پڑھتے ہوئے سیدھے بیٹھ جاتے ہیں اور تمام نمازی بھی سیدھے بیٹھ جاتے ہیں، اس بیٹھنے کو اصطلاح میں جلسہ کہتے ہیں، امام صاحب دوبارہ ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاتے ہیں او مقتدی بھی ان کی اقتدا میں سجدے میں شامل ہوتے ہیں، وہاں بھی سجدے میں سجدے کی تسبیح ”سبحان ربی الاعلی“ دوبارہ تمام حضرات پڑھتے ہیں اس دوسرے سجدے کی تکمیل تک پہلی رکعت مکمل ہو جاتی ہے اور امام صاحب ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (جاری ہے)

ادار یہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

# عاطف میاں قادیانی کی برطرفی پر سوالات کا تجزیہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عاطف میاں صاحب کے والدین مسلمان تھے۔ وہ براعظم افریقہ کے ایک ملک نائیجیریا میں رہائش پذیر تھے۔ ان کے ہاں ان کی پیدائش ۱۹۷۴ء میں ہوئی۔ ۱۹۹۳ء میں تعلیم کے لئے امریکا گئے تو یونیورسٹی میں ایک جاننے والے شیخ احمد قادیانی نے قادیانیت کی تبلیغ کی۔ ۲۰۰۲ء میں ارتداد اختیار کر کے قادیانیت کا فارم بھر دیا۔ تب سے قادیانی جماعت کی تنظیم ”خدام الاحمدیہ“ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ قادیانی جماعت کے ہیڈ کوارٹر لندن میں قادیانی جماعت کے چیف کے مشیر ہیں۔

آئی ایم ایف نے جس طرح پوری دنیا کے ترقی پذیر ممالک کو قرضوں میں جکڑا ہوا ہے وہ دنیا کے سامنے ہے۔ ان کے نزدیک عاطف میاں صاحب پچیس ماہرین اکنامکس میں سے ایک ہیں۔

مصور پاکستان علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ: ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔“ دوسری جگہ علامہ مرحوم نے جواہر لعل نہرو کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا کہ: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ یہودیوں نے سیدنا مسیح علیہ السلام کو شدید طعن و دشنام کا نشانہ بنایا۔ یہی کچھ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بارہ میں مرزا قادیانی نے طرز کلام اختیار کیا۔ جس پر اس کی کتب گواہ ہیں۔ نوبل یہودی تھا۔ یہودیوں کے پرائز کے لئے عاطف میاں کا نامزد ہونا، قبل ازیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بھی اس انعام سے مستفید ہو چکے ہیں۔ آئی ایم ایف پر جس طرح یہودی چھائے ہوئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان حالات میں جناب عمران خان صاحب نے ۱۳ر ستمبر ۲۰۱۴ء کو اپنے دھرنا کے دوران جناب عاطف میاں کو وزیر خزانہ بنانے کا مژدہ سنایا۔ جب اس پر شدید احتجاج ہوا تو جناب عمران خان صاحب نے فرمایا کہ اس کے قادیانی ہونے کا مجھے علم نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے وزیر بنانے کے اعلان سے یوٹرن لے لیا۔

اب وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کے عاطف میاں کو ایڈوائزری کونسل کا رکن نامزد کرنے سے اس بحث نے شدت اختیار کر لی۔ اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ۷ر ستمبر ۲۰۱۸ء کو عاطف میاں سے استعفیٰ لے لیا گیا۔ لیکن ان کی تقرری سے استعفیٰ تک مخالف و موافق حضرات نے اس بحث میں بہت سارے سوالات اٹھائے۔ آج کی مجلس میں ان سوالات کا تجزیہ پیش کرنا مقصود ہے۔

سوال نمبر ۱: یہ کیا گیا کہ ”عاطف میاں کی تقرری سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بانی پاکستان جناب محمد علی جناح نے بھی تو ظفر اللہ قادیانی کو اپنی کابینہ میں لیا تھا۔“ تو پھر عاطف میاں کی تقرری پر اتنا احتجاج کیوں؟

جواباً گزارش یہ ہے: پہلی بات تو یہ ہے کہ عاطف میاں کی حمایت کرنے والے ہمارے قابل احترام رہنما بہت سے حقائق کو یہاں نظر انداز کر رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ جناب ظفر اللہ خان کو میاں سر فضل حسین کی جگہ انگریز وائسرائے ہند نے اپنی کونسل میں لیا۔ اس کے لئے ظفر اللہ

خان کا نام سر فضل حسین نے دیا تھا۔ جب سر فضل حسین صاحب سے سوال ہوا کہ آپ نے ان کا نام کیوں دیا تو واضح طور پر انہوں نے فرمایا کہ مجھے وائسرائے کی خواہش کا احترام تھا۔ وہ ظفر اللہ صاحب کو اپنی کونسل میں لینا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے ایسا نام دیا، جس سے وائسرائے ہند خوش ہو جائیں۔ قیام پاکستان کے وقت جو معروضی حالات تھے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کسی قادیانی کو کابینہ میں لینے کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ لیکن یہ کیوں صرف نظر کر دیا جاتا ہے کہ یہی جناب ظفر اللہ قادیانی تھے جنہوں نے جناب بانی پاکستان کا موقع پر موجود ہونے کے باوجود جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ: ''مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر ہوں۔'' ظاہر ہے کہ وہ خود کو غیر مسلم نہیں فرما رہے تھے۔ پوری مملکت اسلامی پاکستان کو اس نے غیر مسلم اسٹیٹ بنا دیا۔ مزید کفر کی زناری بھی دیکھئے کہ ۱۹۵۲ء میں جہانگیر پارک کراچی کے قادیانی جلسہ میں جانے سے پاکستان کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے اس ظفر اللہ قادیانی کو روکا تو ظفر اللہ خان نے صاف کہہ دیا کہ: میں پاکستان کی وزارت خارجہ چھوڑ دوں گا، اپنی جماعت کے جلسہ کی شرکت ترک نہیں کر سکتا۔ پاکستان کے ممتاز صحافی جناب مجید نظامی باہر کے دورہ پر گئے۔ واپس آ کر پاکستان میں پہلا بیان یہ دیا کہ بیرون کے پاکستانی سفارتخانوں کو ظفر اللہ نے قادیانیت کی تبلیغ کے مراکز بنا دیا ہے۔

یہی وہ نکتہ ہے جس سے ساری بحث کو سلجھایا جا سکتا ہے کہ تمام قادیانی اپنے عقیدہ کے مطابق پہلے قادیانی جماعت کے وفادار ہوتے ہیں، پھر وہ کسی ملازمت سے مخلص ہوں گے۔ اس وقت پوری قادیانی جماعت نے پاکستان کے آئین میں طے شدہ اپنی حیثیت کو تسلیم نہ کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کا طرز اپنا رکھا ہے۔ ایک ایسے آئین پاکستان کے باغی گروہ کو جس کی تمام تر ہمدردیاں یہودیوں اور مغربی دنیا کے ساتھ ہوں۔ جو پہلے اپنی جماعت کے وفادار ہوں۔ پاکستان کے آئین سے بغاوت کر کے پاکستان کو پوری دنیا میں بدنام کر رہا ہو اور مغربی دنیا کے مختلف ممالک سے پاکستان کی اقتصادی ناکہ بندی کرائی جا رہی ہو جس کے پیچھے واضح طور پر قادیانی لابی کام کر رہی ہے۔ جہاں واشنگٹن سے لندن تک، اسرائیل سے آئی ایم ایف تک ہر جگہ قادیانی کاوش پاکستان کو مشکلات میں ڈال رہی ہو۔ جیسا کہ جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا یہ انٹرویو ریکارڈ کا حصہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ تک قادیانی جماعت نے پہنچائے۔ ان تمام تر امور کو نظر انداز کر کے آئی ایم ایف کے ممدوح کو ایڈوائزری کونسل میں لینا عقل و دانش اور حالات و واقعات کی رو سے ناقابل فہم تھا۔

<u>سوال نمبر۲:</u> ''اقتصادی کونسل سے عاطف میاں قادیانی کا استعفیٰ لینا، حکومت کے اس اقدام سے لوگوں کے دل ٹوٹ گئے، پاکستان کا امیج دنیا میں خراب ہو گیا۔ ایسے کمزور اور ناقص فیصلہ سے پرانا پاکستان بہتر تھا۔''

اس سلسلہ میں جواباً گزارش ہے کہ عاطف میاں قادیانی کے استعفیٰ سے کن لوگوں کے دل ٹوٹے؟ آیا ان لوگوں کے جو پاکستان کے اسلامی تشخص کے حق میں نہیں، جو پاکستان کو ایک سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔ جو ناچ گانا، میراتھن ریس، مادر پدر آزاد مغربی دنیا کا یہاں معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں جنس پرستی ایسے افعال کی قانونی اجازت ہو کہ مرد مرد سے، عورت عورت سے شادی کر سکے۔ مسلم و غیر مسلم کا کوئی امتیاز نہ ہو تو حکومت پاکستان کا عاطف میاں سے استعفاء لینا اس ذہنیت کے حضرات کے لئے یقیناً گراں ہوگا۔ لیکن اگر پاکستان ایک نظریاتی آزاد مملکت ہے اور آئین میں اسلام کو سٹیٹ کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اس ترقی پذیر اسلامی مملکت کو آئی ایم ایف کے چنگل سے اپنی جان کو بچانا اور چھڑانا ہے تو پھر عاطف میاں کے استعفاء کا فیصلہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ ہائے! دنیا کو کیا ہو گیا کہ آئی ایم ایف کی فہرست جس میں پچیس ممتاز ماہرین معاشیات کے نام ہیں، اس میں تو عاطف میاں کا نام ہے، جس سے ان کی وابستگی آئی ایم ایف سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔

لیکن وہ سو افراد کی فہرست جو معاشیات میں پوری دنیا کے ماہر مانے جاتے ہیں، ان میں عاطف صاحب کا کہیں دور دور تک نام تو در کنار نشان تک بھی نہیں ملتا۔ کیا پھر یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ پچیس افراد کی فہرست آئی ایم ایف کے مہروں کی فہرست سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

جناب ایم ایم ادیب نے خوب فرمایا کہ: ''کیا پاک وطن میں ماہرین اقتصادیات و معاشیات کا قحط پڑ گیا ہے۔'' اگر نہیں اور بالکل نہیں تو محب وطن ماہرین اقتصادیات کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آئی ایم ایف کے منظور نظر افراد کو نظر انداز کرنا چاہئے۔ اس سے پاکستان کا امیج خراب نہیں ہوگا، بلکہ اس سے پاکستانی قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا حوصلہ ملے گا بلکہ سامراجی طاقتوں کے اقتصادی جال سے باہر آزاد ماحول میں ہم سانس بھی لے سکیں گے۔ لہٰذا عاطف میاں سے جان چھڑانے سے پاکستان کو آزاد فضا میں سانس لینے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ یہ ناقص یا کمزور فیصلہ نہیں بلکہ بڑی جرأت و بہادری اور حوصلہ مندی و ثبات قدمی کا فیصلہ ہے۔ اس پر واویلا کرنا، ان بیمار ذہنوں کی اختراع ہے جو پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل میں رکھنے کے آرزومند ہیں۔

سوال نمبر۳: یہ کیا گیا کہ: ''عاطف میاں سے استعفاء لینا افسوس ناک ہے۔ کیونکہ قائد اعظم محمد علی جناح کے پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کر لئے گئے ہیں۔''

اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ میں عاطف میاں کی تقرری کے خلاف رٹ دائر ہوئی۔ عدالت نے رٹ پٹیشنر کے وکیل سے سوال کیا کہ: اقلیتوں کو ایڈوائزری کونسل میں لینے سے قانون کی کیسے خلاف ورزی ہوئی؟ وکیل صاحب نے جواب میں کہا کہ: عاطف صاحب ڈکلریشن دے دیں کہ پاکستان کے آئین کی رو سے ہم تمام قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اگر وہ یہ ڈیکلریشن نہیں دیتے تو وہ آئین پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ مملکت کے آئین سے انحراف کرنے والے کی اس مملکت میں پذیرائی کو کیسے درست اقدام قرار دیا جا سکتا ہے؟

یہ سوال اٹھانے والے حضرات کیوں بھول جاتے ہیں کہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا گیا۔ آج تک کوئی مرکزی یا صوبائی کابینہ پاکستان کی تاریخ میں نہیں بنی، جس میں اقلیتوں کے وزراء نہ لئے گئے ہوں، تو پھر یہ کہنا کہ اقلیتوں کے حقوق غصب ہو گئے۔ یہ صرف قادیانی راگ ہے جو وہ پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں الاپ رہے ہیں۔ معترضین حضرات کو سوچنا چاہئے کہ اس وقت بھی کراچی سے خیبر تک ہزاروں مسیحی، ہندو، حتیٰ کہ قادیانی بھی پاکستان کی سرکاری ملازمتوں پر فائز ہیں اور آبادی کے تناسب سے بھی زیادہ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ قادیانی حضرات کا یہ پروپیگنڈا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ پاکستان دشمنی کا شاخسانہ ہے، ان سے متاثر ہو کر ایسے سوالات اٹھانا یا مفروضے گھڑنا، پاکستان میں انارکی پھیلانے کے مترادف ہے۔ اس سے اجتناب حب الوطنی کا تقاضا ہے۔

سوال نمبر۴: یہ کہ ''آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ کفار اور مشرکین سے فنی مہارت حاصل کی گئی۔ صحابہ کرام ؓ کے دور میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں۔ اب قادیانی غیر مسلم ہیں تو ان سے فنی مدد کیوں نہیں لی جا سکتی۔''

جواباً عرض ہے۔ یہ تو تسلیم ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے جنگ بدر کے ایسے قیدی جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور پڑھے لکھے تھے، ان کو کہا کہ: آپ فدیہ کی رقم کے بدلہ میں صحابہ کرامؓ کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ جب ایسے ہو جائے گا تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ اس جیسے واقعات سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم لوگوں سے فنی خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہاں بھی چند امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کفار یا مشرکین کی ایک قسم وہ ہے جو ظاہر و باہر کافر و مشرک ہے۔ جیسے بدر کے قیدی۔ ان کی فنی مہارت سے فائدہ اٹھایا گیا۔ اب بھی یہودی، مسیحی، ہندو، سکھ یا دیگر اس قسم کے لوگوں کی

فنی مہارت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور پاکستان بھر میں اٹھایا جارہا ہے۔ البتہ ریاست مدینہ میں ایک اور خطرناک صورت جب یہ پیدا ہوگئی کہ مدینہ طیبہ کے بعض لوگ دلوں میں کفر رکھتے تھے اور بظاہر خود کو مسلمانوں میں شمار کرتے تھے۔ ان کے بعض کام مسلمانوں کی شناخت کو مجروح کرنے یا دھوکہ دہی کا باعث بنے تو اس فتنہ کو قانون کی حکمرانی کی رٹ قائم کرنے کے لئے دبادیا گیا۔ جیسے انہوں نے مسجد ضرار مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بنائی تو اسے نہ صرف مسمار کیا گیا بلکہ اسے خاکستر بھی کیا گیا۔ اب آیئے اس طبقہ کی طرف جن سے ہمیں پالا پڑا ہے کہ وہ بھی غیر مسلم ہیں۔ لیکن خود کو مسلمان کہتے ہیں اور مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ تمام قادیانی بشمول عاطف میاں کے وہ قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں۔ قادیانی ہو کر اسلام کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے تشخص کو مجروح کرنا، اسلام کے تشخص کو برباد کرنا اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرنا۔ یہ وہ قادیانی جرائم ہیں جن کے باعث ان کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اگر وہ اپنے متعلق قومی اسمبلی کے آئینی فیصلہ کو جس کی سپریم کورٹ کے درجنوں فیصلوں کے ذریعہ توثیق ہوچکی ہے، اس کے مطابق اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرلیتے تو تمام تنازعات یکسر ختم ہوجاتے۔ لیکن قادیانی حضرات نے آئینی حیثیت کو تسلیم کرنا تو درکنار، اس کے خلاف الٹا محاذ بنالیا ہے اور دن رات مسلمانوں، اسلام اور پاکستان کے اس آئینی فیصلہ کے خلاف محاذ آرائی میں مگن ہیں۔ گویا ان کے نزدیک دنیا میں اور کوئی کام ہی نہیں۔

ہاں! اگر قادیانی عقیدہ کے حاملین کو چھٹی دے دی جائے کہ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو غیر مسلم کہیں تو پھر سب اچھا ہوگا۔ اسی مقصد براری کے لئے امریکہ اور اقوام متحدہ سے ہمیں واچ لسٹ پر ڈالا جاتا ہے۔ امداد کے لئے شرط عائد کی جاتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جائے۔ گویا قادیانیوں کو حق دیا جائے کہ وہ دنیا کے دو ارب مسلمانوں کو مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار دیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق چند لاکھ قادیانیوں کے علاوہ باقی دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔ گویا مسلم دنیا کی بربادی میں قادیانیت کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ اور ان کے بارہ میں ان کے کیا عقائد ہیں، اس کو جاننے کے لئے چند قادیانی حوالہ جات اور ان کے نتائج پر نظر ڈالتے ہیں:

۱...... ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ جمعہ خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل، ج۱۹، نمبر۱۳، مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

۲...... ''اس کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے صاف حکم دیا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں جب ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا۔'' (اخبار الفضل قادیان ج ۳، نمبر ۱۴۰ مورخہ ۱۸ ؍جون ۱۹۱۴ء)

۳...... ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ۶۰۷ طبع ۴)

۴...... ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۲۷۵، ج ۳)

۵......’’کُل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود(مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘(آئینہ صداقت ص۳۵ مصنفہ خلیفہ قادیان)

۶......’’یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے......کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے لانفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود(مرزا قادیانی) کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔‘‘(نہج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ۲۷۴،۲۷۵ مولفہ محمد فضل خان قادیانی)

۷......’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود(مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘(کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی ص۱۱۰)

۸......’’ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔‘‘(انوار خلافت ۹۰)

۹......’’(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔‘‘(خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل ج۱۰، نمبر۳۲، ص۶ مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰......’’پس مسیح موعود(مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔(مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

ان دس قادیانی حوالہ جات سے یہ دس باتیں ثابت ہوئیں کہ:

۱......قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات، حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں ان کو مسلمانوں سے اختلاف ہے۔

۲......قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی شادی، غمی، جنازہ، میں شرکت جائز نہیں۔

۳......قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان جو مرزا کو نبی نہیں مانتے سب نان مسلم ہیں۔

۴......مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔

۵...... مرزا کو نہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

۶...... قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔

۷......قادیانیوں کے نزدیک مرزا کا نہ ماننے والا صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۸......قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھنا فرض ہے۔

۹......مسلمانوں کا نماز جنازہ حتیٰ کہ مسلمانوں کے بچوں کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم ؒ بانی پاکستان کا نماز جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

۱۰......مرزا قادیانی معاذ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

# معاملات کی صفائی اور تنازعات!

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ہمارے معاشرے میں آپس کے جھگڑوں اور تنازعات کا جو سیلاب اُمڈا ہوا ہے، اس کا تھوڑا سا اندازہ عدالت میں دائر ہونے والے مقدمات سے ضرور ہوسکتا ہے لیکن یہ اندازہ یقیناً ناکافی اور حقیقت سے بہت کم ہوگا، کیونکہ بے شمار تنازعات وہ ہیں جن کے عدالت تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آتی، عدالت سے رجوع کرنے میں وقت اور پیسے کا جو بے تحاشا صرف ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بہت سے لوگ عدالت سے رجوع نہیں کرتے، اس کے بجائے فریقین میں سے ہر ایک اپنی اپنی بساط کی حد تک دوسرے کو زک پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس طرح عداوت کی آگ بھڑکتے کئی کئی پشتوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

ان تنازعات کی تہہ میں اگر دیکھا جائے تو وہی زر اور زمین کے معروف اسباب کارفرما نظر آتے ہیں، روپیہ، پیسہ اور زمین جائیداد کے جھگڑے بڑے بڑے تعلقات کو دیکھتے ہی دیکھتے بھسم کر ڈالتے ہیں اور اس کی وجہ سے بڑی بڑی مثالی دوستیاں آن کی آن میں دشمنیوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔

اس صورت حال کے بہت اسباب ہیں، لیکن ایک بہت بڑا سبب معاملات کو صاف نہ رکھنا ہے، ہمارے دین کی ایک انتہائی زریں تعلیم یہ ہے کہ:

”آپس میں رہو بھائیوں کی طرح لیکن لین دین کے معاملات اجنبیوں کی طرح کرو، مطلب یہ ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ ایسا کرو جیسے ایک بھائی کو دوسرے کے ساتھ کرنا چاہئے، اس میں ایثار، مروت، رواداری، تحمل اور اپنائیت کا مظاہرہ کرو، لیکن جب روپے پیسے کے لین دین، جائیداد کے معاملات اور شرکت وحصہ داری کا مسئلہ آجائے تو بہتر تعلقات کی حالت میں بھی انہیں اس طرح انجام دو جیسے دو اجنبی شخص انہیں انجام دیتے ہیں، یعنی معاملے کی ہر بات صاف ہونی چاہئے، نہ کوئی بات ابہام میں رہے، اور نہ معاملے کی حقیقت میں اشتباہ باقی رہے۔

اگر محبت، اتفاق اور خوشگوار تعلقات کی حالت میں دین کی اس گراں قدر تعلیم پر عمل کرلیا جائے تو بعد میں پیدا ہونے والے بہت سے فتنوں اور جھگڑوں کا سدباب ہوجاتا ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں اس اہم اصول کو جس طرح نظر انداز کیا جارہا ہے، اس کے چند مظاہر یہ ہیں:

بسا اوقات ایک کاروبار میں کئی بھائی یا باپ بیٹے مشترک طور پر ایک ساتھ کام کرتے ہیں اور کسی حساب وکتاب کے بغیر سب لوگ مشترک کاروبار سے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق خرچ کرتے رہتے ہیں، نہ یہ بات طے ہوتی ہے کہ کاروبار میں کس کی کیا حیثیت ہے؟ آیا وہ کاروبار میں تنخواہ پر کام کررہے ہیں؟ یا کاروبار کے حصہ دار ہیں؟ تنخواہ ہے تو کتنی؟ اور حصہ ہے تو کس قدر؟ بس ہر شخص اپنی خواہش یا ضرورت کے مطابق کاروبار کی آمدنی استعمال کرتا رہتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ تجویز پیش کرے کہ کاروبار میں حصے یا تنخواہ وغیرہ متعین کرلینی چاہئے تو اسے محبت اور اتفاق کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

لیکن یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ اس طرح کے کاروبار کا انجام اکثر وبیشتر یہ ہوتا ہے کہ دل ہی دل میں ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں پرورش پاتی رہتی ہیں، بالخصوص جب حصہ داروں کے یہاں شادیاں ہوجاتی ہیں تو ہر شخص یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ دوسرے نے کاروبار سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے اور مجھ پر ظلم ہوا ہے، اگرچہ ظاہری سطح پر باہم رورعایت کا وہی انداز باقی نظر آتا ہے، لیکن اندر ہی اندر رنجشوں کا لاوا پکتا رہتا ہے اور بالآخر جب یہ رنجشیں بدگمانیوں کے ساتھ مل کر پہاڑ بن جاتی ہیں تو یہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اور محبت و اتفاق کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں، زبانی تو تکار سے لے کر لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی تک کسی کام سے دریغ

نہیں ہوتا، بھائی بھائی کی بول چال بند ہوجاتی ہے، ایک بھائی دوسرے کی صورت دیکھنے کا روادار نہیں رہتا، جس کے قابو میں کاروبار کا جتنا حصہ آتا ہے وہ اس پر قابض ہوکر عدل وانصاف کا بے دریغ خون کرتا ہے اور پھر اپنی نجی مجلسوں میں ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی اور بدگمانی کا وہ طوفان کھڑا کرتا ہے کہ الامان! پھر چونکہ سالہاسال تک مشترک کاروبار کا نہ کوئی اصول طے شدہ تھا، نہ کوئی حساب وکتاب رکھا گیا، اس لئے اگر اختلافات پیش آنے کی صورت میں افہام وتفہیم سے کام لینے کی کوشش کی بھی جاتی ہے تو معاملات کی ڈور الجھ کر اتنی پیچیدہ ہوچکی ہوتی ہے کہ منصفانہ تصفیہ کے لئے اس کا سرا پکڑنا مشکل ہوجاتا ہے، ہر شخص واقعات کو اپنے مفاد کی عینک سے دیکھتا ہے اور مصالحت کا کوئی ایسا فارمولا وضع کرنا بھی سخت مشکل ہوجاتا ہے جو تمام متعلقہ فریقوں کے لئے قابل قبول ہو۔

یہ سارا فساد اکثر وبیشتر اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ کاروبار کے آغاز میں یا اس میں مختلف افراد کی شمولیت کے وقت معاملے کی طرح نہیں طے کیا جاتا، اگر شروع ہی سے یہ بات واضح ہو کہ کس شخص کی کیا حیثیت ہے؟ اور کس کے کیا حقوق و فرائض ہیں اور یہ ساری باتیں تحریری شکل میں محفوظ ہوں تو بہت سے جھگڑوں اور بعد میں ہونے والی پیچیدگیوں کا شروع ہی میں سدباب ہوجائے۔

قرآن کریم میں جو آیت سب سے طویل آیت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ جب تم کوئی ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو، جب معمولی رقم ادھار دینے پر یہ تاکید ہے تو کاروبار کے پیچیدہ معاملات کو تحریر میں لانے کی اہمیت کتنی زیادہ ہوگی؟

یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ بعد میں تنازعات اور اختلافات پیدا نہ ہوں اور اگر ہوں تو انہیں حق وانصاف کے مطابق نمٹانا آسان ہو۔

لہٰذا اگر کسی کاروبار میں ایک سے زیادہ افراد کام کررہے ہیں تو پہلے ہی قدم پر ان میں سے ہر شخص کی حیثیت کا تعین ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر باپ کے کاروبار میں کوئی بیٹا شامل ہوا ہے تو اس کے بارے میں پہلے ہی دن سے یہ طے ضروری ہے کہ وہ تنخواہ پر کام کرے گا؟ یا کاروبار میں باقاعدہ حصہ دار ہوگا؟ یا محض اپنے باپ کی مدد کرے گا؟ پہلی صورت میں اس کی تنخواہ متعین ہونی چاہئے اور یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ وہ کاروبار کی ملکیت میں حصہ دار نہیں ہے اور دوسری صورت میں اگر اسے کاروبار کی ملکیت میں حصہ دار بنانا ہے تو شرعاً اس کی پہلی شرط تو یہ ہے کہ اس کی طرف سے کاروبار میں کچھ سرمایہ شامل ہونا چاہئے جس کی صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ باپ اسے کچھ نقد رقم ہبہ کردے اور وہ اس رقم سے کاروبار کا ایک متعین فیصد حصہ خرید لے۔ دوسری بات تحریری طور پر ایک معاہدہ شرکت کی شکل میں محفوظ کرلینی چاہئے اور اس معاہدے میں یہ بھی صراحت ہونی ضروری ہے کہ نفع میں کتنا فیصد حصہ کس کا ہوگا؟ تاکہ بعد میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو۔

اگر بالفرض کسی کاروبار میں اب تک اس پر عمل نہیں کیا گیا تو جتنی جلد ہوسکے ان امور کو طے کرلینا ضروری ہے اور اس معاملے میں کسی شرم، مروت اور طعن وتشنیع کو آڑے نہ آنے دینا چاہئے، معاملات کی اس صفائی کو محبت اور اتفاق کی پائیداری ان امور پر منحصر ہے، ورنہ آگے چل کر یہ سطحی محبت دلوں میں عداوت کو جنم دے سکتی ہے اور اسی لئے اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح، لیکن معاملات اجنبیوں کی طرح کرو۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں بالخصوص متوسط آمدنی والے طبقے میں، اپنی ملکیت کے مکان کا حصول ایک بڑا مسئلہ ہے اور عموماً کسی مکان کی تعمیر یا اس کی خریداری خاندان کے کئی افراد مل کر کرتے ہیں، اگر باپ نے کوئی مکان بنانا شروع کیا ہے تو بیٹے بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق اس میں اپنی رقمیں لگاتے ہیں، لیکن عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ یہ رقمیں کچھ سوچے سمجھے بغیر اور بسااوقات کوئی حساب رکھے بغیر لگادی جاتی ہیں، یعنی یہ بات طے نہیں ہوتی کہ بیٹا جو رقم مکان کی تعمیر کے لئے دے رہا ہے، آیا یہ باپ کی خدمت میں ہدیہ ہے؟ یا قرض ہے؟ یا وہ مکان کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے رقم خرچ کررہا ہے، پہلی صورت میں نہ وہ مکان کی ملکیت کا حصہ دار ہوگا، نہ باپ سے یہ رقم کسی وقت واپس لینے کا حق دار ہوگا، دوسری صورت میں اپنی لگائی رقم کے بقدر وہ مکان کی ملکیت میں بھی شریک ہوگا اور مکان کی قیمت بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کے حصے کی مالیت میں بھی اضافہ ہوگا، غرض ہر صورت کے تقاضے اور نتائج مختلف ہیں، لیکن چونکہ رقم دیتے وقت ان تینوں میں سے کوئی صورت طے نہیں ہوتی، نہ رقموں کا پورا حساب رکھا جاتا ہے، اس لئے آگے چل کر جب مکان کی قیمت بڑھتی ہے تو آپس میں اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں اور خاص

طور پر باپ کے انتقال کے بعد جب ترکے کی تقسیم کا مرحلہ آتا ہے تو یہ اختلافات ایک لاینحل مسئلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، ان کی وجہ سے بھائیوں میں چھوٹ چھناؤ کی نوبت آ جاتی ہے اور لڑائی جھگڑوں سے خاندان کا خاندان متاثر ہوتا ہے، اگر اسلامی احکام پر عمل کرتے ہوئے تعمیر کے شروع ہی میں یہ ساری باتیں طے کر لی جائیں اور انہیں تحریری طور پر قلم بند کر لیا جائے تو اس خاندانی فساد کا راستہ بند ہو جائے۔

جب خاندان کے کسی بڑے کا انتقال ہوتا ہے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ جلد از جلد اس کا ترکہ اس کے شرعی وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے، لیکن ہمارے معاشرے میں شریعت کے اس حکم سے شدید غفلت برتی جاتی ہے، بعض اوقات تو جس کے جو ہاتھ لگتا ہے، وہ لے اڑتا ہے اور حلال وحرام کی پرواہ نہیں کی جاتی اور بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے پیش نظر بد دیانتی نہیں ہوتی، لیکن ناواقفیت یا لاپروائی کی وجہ سے میراث تقسیم نہیں ہوتی اور اگر مرحوم نے کوئی کاروبار چھوڑا ہے تو اس پر وہی بیٹا کام کرتا رہتا ہے جو مرحوم کی زندگی میں کرتا تھا، لیکن یہ طے نہیں کیا جاتا کہ اب کاروبار کی ملکیت کس تناسب سے ہوگی؟ شرعی ورثا کے حصوں کی ادائیگی کس طرح ہوگی؟ کام کرنے والوں کو اس کی خدمات کا معاوضہ کس طرح ادا کیا جائے گا؟ ترکے میں کون سی چیز کس کے حصے میں آئے گی؟ بلکہ اگر کوئی شخص ترکے کی تقسیم کی طرف توجہ دلائے بھی تو اس کی تجویز کو ایک معیوب تجویز سمجھا جاتا ہے، کہ ابھی مرنے والے کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ہے، لوگوں کو بٹوارے کی فکر پڑ گئی ہے۔

حالانکہ بٹوارا شریعت کا حکم بھی ہے، معاملات کی صفائی کا تقاضا بھی اور اسے نظر انداز کرنے کا نتیجہ وہی ہوتا ہے کہ ایک عرصہ گزرنے کے بعد ورثاء کو اپنے اپنے حقوق کا خیال آتا ہے، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، ترکے کی اشیاء کی قیمتوں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے اور چونکہ کوئی بات پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتی، اس لئے اب معاملات الجھ جاتے ہیں، ان کے مناسب تصفیہ میں سخت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور اب سب باتوں کا نتیجہ لڑائی جھگڑے کی صورت میں نمودار ہوتا ہے، اگر شریعت کے حکم کے مطابق وقت پر ترکے کی تقسیم عمل میں آ جائے اور باہمی رضامندی اور اتحاد و اتفاق سے تمام ضروری باتیں طے پا جائیں تو آئندہ تنازعات پیدا ہونے کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے اور باہمی محبت واخوت کو فروغ ملتا ہے۔

یہ تو میں نے صرف تین سادہ سی مثالیں پیش کی ہیں ورنہ اگر معاشرے میں پھیلے ہوئے جھگڑوں کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے تو نظر آئے گا کہ معاملات کو صاف نہ رکھنا ہمارے معاشرے کا ایک ایسا روگ بن چکا ہے، جس نے فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔

معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، صاف ستھرا ہونا چاہیے، اس کی شرائط واضح اور غیر مبہم ہونی چاہئیں اور اس سلسلے میں کوئی شرم وحیاء اور لحاظ ومروت آڑے نہیں آنی چاہئے، جب ایک مرتبہ معاملے کی شرائط اس طرح طے پا جائیں تو اس کے بعد باہمی برتاؤ میں جو شخص جس سے جتنا حسن سلوک کر سکے، بہتر ہی بہتر ہے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد کا کہ:

''رہو بھائیوں کی طرح اور معاملات اجنبیوں کی طرح کرو۔'' ☆☆

## مولانا ریحان احمد عباسیؒ کی رحلت ........................ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

موصوف ٹوبہ ٹیک سنگھ کی معروف دینی شخصیت مولانا سلیمان احمد عباسیؒ کے فرزند ارجمند دارالعلوم کراچی کے فاضل، ٹوبہ کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب، بہترین ماہر عملیات تھے۔ انہوں نے ۱۹۹۳ء میں دارالعلوم سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا سحبان محمودؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے شاگرد رشید تھے۔ ۲۰۰۲ء میں مرکزی مسجد کے خطیب مقرر ہوئے ابتداً حفظ وناظرہ کے استاذ بنے۔ آگے چل کر درجہ کتب کے استاذ مقرر ہوئے۔ ۲۰۱۲ء سے تاحیات درجہ کتب کے استاذ چلے آ رہے تھے۔ چالیس سال مسلسل تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ اصلاحی تعلق مرشد العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم سے تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے ساتھ ساتھ ذکر وفکر کے بھی پابند تھے۔ مرحوم ماہر عملیات بھی تھے جن سے سینکڑوں مسلمانوں کو فائدہ ہوا۔ ۱۲/اگست کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوئے دماغ میں چوٹ لگی، جس سے قومہ میں چلے گئے اور سنبھل نہ سکے۔ ۱۶/اگست کو رحلت فرما گئے آپ کی نماز جنازہ معہد الفقیر جھنگ کے استاذ الحدیث مولانا حبیب اللہ نقشبندی مدظلہ نے پڑھائی جو ٹوبہ ٹیک سنگھ کا تاریخی جنازہ تھا، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور آخرت کی تمام منزلیں آسان فرمائے۔ آمین۔

# کسبِ حلال کی اہمیت اور ضرورت

مولانا مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

حق تعالیٰ شانہ نے بنی نوع انسان کو دو چیزوں کا مرکب بنایا ہے۔ ایک ظاہری شکل و صورت اور ایک باطنی حسن سیرت۔ دونوں چیزیں انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کر کے حسن و جمال کے رنگ بھرتی ہیں۔ جس طرح انسان کا ظاہری حسن و جمال دوسروں کو متاثر کرتا ہے، اسی طرح باطنی کمال بھی دوسروں کو متاثر کرتا ہے، بلکہ ظاہر کے مقابلہ میں باطن کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔

جس طرح انسان کی ظاہری شکل وصورت کے حسن کو برقرار رکھنے کے لئے جسمانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح باطنی حسن، حسنِ سیرت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب انسان کا ظاہر اور باطن، جسم اور روح پاکیزہ اور صحت مند ہوتا ہے تو یہ انسان نہ صرف اپنی ذات کے اعتبار سے مفید اور فائدہ مند ہوجاتا ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی سراپا خیر بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے جسمانی اور روحانی غذا کا بے حساب اور لامحدود انتظام کیا ہے۔ جیسے جاندار کی زندگی کے لئے ہوا، پانی اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ رب العزت نے اس کا انتظام بھی بے حساب اور عام کردیا ہے۔ ہوا اتنی عام ہے کہ کسی کے بھی قبضہ میں نہیں دی۔ پانی بھی آسمان سے اور زمین سے عام دستیاب ہوجاتا ہے۔ بارش کو اور زمین کے نیچے بہنے والے پانی کو کسی کے قبضہ میں نہیں دیا۔ روشنی اور حرارت کے لئے سورج کے چراغ کو روشن کردیا ہے۔ اس کا بٹن بھی کسی کے قبضہ میں نہیں دیا، چونکہ روح کی غذا نیک اعمال اور ایمان کی دولت ہے۔ اللہ رب العزت نے اس غذا کو بھی بے حساب اور لامحدود کردیا ہے۔ نیکی کے کام کرنے پر بھی پابندی نہیں جتنی چاہے انسان نیکی کرتا جائے۔ ایمانی قوت ذخیرہ کرتا جائے بلکہ اللہ نے اس غذا کو بھی عام کردیا ہے، صبح وشام اور رات دن کے اوقات میں پانچ وقتی نماز فرض کر کے اور نجانے کتنے اسباب نیکی مہیا کردیئے ہیں، جن سے وافر مقدار میں روحانی غذا بلا روک ٹوک حاصل کی جاتی ہے۔

حق تعالیٰ شانہ نے اس مضمون کو ایک مثال کی صورت میں ذکر کیا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

”كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ٥ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ٥“ (ابراہیم:۲۴)

ترجمہ: ”کیا نہیں دیکھا تو نے کہ کیسے مثال دی ہے اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (ایمان) کی کہ جیسے شجرہ طیبہ ہو (پاکیزہ جسم) اس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک ہوتی ہیں۔ دیتا ہے وہ درخت اپنے پھل کو ہر وقت اپنے رب کے حکم سے اور دیتا ہے اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔“

ایمان اور نیک اعمال مفید درخت کی مانند ہیں۔ نیک اعمال کی توفیق پاکیزہ رزق سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ جس کا ثمرہ بہت وسیع ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۔“ (المومنون:۵۱)

ترجمہ: ”اے رسولو! کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک اعمال کرو۔ بے شک میں، جو تم کرتے ہو، اس کے بارے میں خوب علم رکھنے والا ہوں۔“

ان دونوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کے لئے پاکیزہ اور حلال رزق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر روحانی اور ایمانی قوت برقرار رکھنا ہو تو رزق حلال اور پاکیزہ روزی کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ“ (البقرہ:۱۷۲)

ترجمہ:”اے ایمان والو! کھاؤ تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔“

رزق حلال کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ہے اور سب سے بڑا رزق حلال وہ ہے جو کسب حلال اور اپنے ہاتھوں کی کمائی سے حاصل ہو۔

قصہ حضرت داؤد علیہ السلام:

حکایات میں حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ منقول ہے کہ آپ علیہ السلام وقت کے بڑے نبی اور عظیم بادشاہ تھے۔ دونوں نعمتیں اللہ نے عطا فرمائی تھیں۔ آپ علیہ السلام کا معمول تھا کہ بھیس بدل کر لوگوں کا حال وغیرہ معلوم کرتے اور اپنے بارے میں سوال کرتے۔ ایک بار جبرائیل علیہ السلام بہ شکل آدمی انہیں ملے۔ آپؑ نے حسب معمول ان سے دریافت کیا کہ: ”اے نوجوان تو داؤد علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتا ہے۔“ وہ بولے: آدمی تو بہت اچھا ہے مگر ایک عادت ان میں ہے۔ پوچھا وہ کیا؟ فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال سے کھاتا ہے۔ حالانکہ اللہ کے ہاں اس شخص سے بہتر کوئی شخص نہیں جو اپنے ہاتھ کی محنت و مشقت سے کھاتا ہو۔ آپ روتے ہوئے عبادت کی جگہ میں آئے اور اللہ رب العزت سے خوب رو رو کر مانگا کہ اے اللہ! مجھے کوئی کام سکھا دے اور مجھے مسلمانوں کے بیت المال سے مستغنی کردے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کے لئے لوہے کو موم کی طرح نرم کردیا، جیسے گندھا ہوا آٹا۔ آپؑ جب امور سلطنت سے فارغ ہوتے تو زرہیں بنایا کرتے، انہیں بیچ کر اپنی اور اہل وعیال کی بسر اوقات کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں اسی قصہ کا ذکر ہے:

”والنا له الحديد۔“ (سبا:۱۰)

”وعلمنه صنعة لبوس لكم۔“ (الانبیاء:۸۰)

ترجمہ:”اور نرم کردیا ہم نے ان کے لئے لوہے کو اور سکھلایا ہم نے ان کو ایک طریقہ تمہارے لئے لباس بنانے کا۔“

غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھ سے کمائی کا ذریعہ مانگا، تاکہ بیت المال کی محتاجی سے مستغنی ہوجائیں۔ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کسب حلال سے کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ہاتھ سے کمائی کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس کی بڑی فضیلت ذکر فرمائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی اس لئے کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل کرنے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ قیامت کے دن یوں اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص حلال کمائی بکثرت مال جمع کرنے کے لئے اور دوسروں پر فخر کرنے کے لئے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور جو بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بچالیتے ہیں اور جو غنی چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو غنی کردیتے ہیں۔

بہت سے انبیاء علیہم السلام کے بارے میں روایات میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کمائی کرکے اپنی گزر بسر کی۔ انہوں نے مختلف پیشے اور ذرائع آمدنی اختیار کئے، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے کہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے سوئی ایجاد کی اور سلائی کا کام کرتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام گلا بانی اور بکریاں چرانے کا کام کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کارپینٹر کا کام کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام منبر پر خطبہ دیتے تو ہاتھ میں کھجور کے پتے ہوتے تھے، جس سے زنبیل وغیرہ بناتے تھے جب بنالیتے تھے تو کسی آدمی کو دے کر بھیجتے کہ اسے فروخت کرآؤ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں آیا اور اس نے کسی ضرورت کے لئے آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کچھ ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے گھر میں صرف دو چیزیں ہیں: ایک پھٹا ہوا ٹاٹ اور ایک پیالہ۔ ٹاٹ پر ہم آرام کرتے ہیں، بیٹھتے ہیں اور رات کو اوپر بھی اوڑھ لیتے ہیں اور پیالہ ہمارے کھانے پینے اور نہانے کے استعمال میں آتا ہے۔ آپؐ نے دونوں

چیزیں منگوائیں اور صحابہ کرامؓ سے ان کی قیمت لگوائی، چنانچہ دونوں چیزوں کی قیمت دو درہم لگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا وغیرہ لے کر گھر پہنچاؤ اور دوسرے درہم کا کلہاڑا خرید کر میرے پاس لے کر آؤ۔ آپؐ نے کلہاڑے میں اپنے دستِ مبارک سے لکڑی کا دستہ ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں لا کر بیچا کرو اور پندرہ دن تک میرے پاس نہ آنا، پندرہ دن کے بعد یہ شخص بہت خوش خوش آپؐ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ اسی اثنا میں اس نے دس درہم کمائے، کچھ غلہ وغیرہ پر لگا دیئے اور کچھ کپڑوں پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے لئے اس سے بہتر نہیں کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ چہرہ پر گداگری کا ایک سیاہ داغ لگا ہوا ہو، جو دوزخ کی آگ کے سوا صاف ہی نہ ہو سکتا ہو۔

ہمارے اسلاف اور اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ کسب حلال اور ذریعہ معاش کے طور پر کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار فرمایا کرتے تھے۔ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، کسی زمانہ میں دارالعلوم دیوبند کے فضلاء اور طلبا بیک وقت تین شعبوں میں مہارت حاصل کرتے تھے۔ طب یونانی (حکمت)، طب نبوی (روحانی علاج) اور جنگی مہارت (تربیت مجاہدین) گویا مدرسہ دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث کی تکمیل کرنے والا پختہ اور جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر حکیم یا روحانی معالج یا پکا مجاہد ہوا کرتا تھا۔

کسی دانا سے پوچھا گیا کہ بہترین کمائی کون سی ہے؟ فرمایا: دنیا کی بہترین کمائی تو یہ ہے کہ کسب حلال اس قدر ہو کہ ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ جس سے عبادت میں دل جمعی حاصل ہو، کچھ بچ جائے تو قیامت کے دن کا توشہ بنالے اور آخرت کی بہترین کمائی وہ علم ہے جس پر عمل بھی ہو، اور اس کی اشاعت بھی کرتا ہو اور وہ اعمال صالح جو آخرت کے لئے تیار کرے اور وہ سنتِ حسنہ جسے زندہ رکھے، پھر سوال ہوا کہ بدترین کمائی کون سی ہے؟ فرمایا: دنیا کی بدترین کمائی تو وہ حرام مال ہے جسے جمع کر کے معصیت پر لگایا گیا ہو یا اللہ کے نافرمان لوگوں کے لئے چھوڑ گیا ہو اور آخرت کی بدترین کمائی از راہِ حسد حق کا انکار اور معصیت پر اصرار ہے۔ نیز ظلم و سرکشی کی بنا پر کسی بُرائی کی طرح یعنی بنیاد ڈالی جائے۔ ☆☆

---

## تین روزہ ”ختم نبوت تربیتی کورس“ کراچی

کراچی (رپورٹ: محمد شہریار خان، اسٹیل ٹاؤن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے زیر اہتمام بروز منگل تا جمعرات تین روزہ ”ختم نبوت تربیتی کورس“ مدرسہ سعد بن ابی وقاص جامع مسجد ابراہیم شفیع گوٹھ بن قاسم ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ کورس کی صدارت و سرپرستی مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا قاری ابوطلحہ مہری نے فرمائی۔

پہلے دن تلاوت کلام مجید کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مسؤل مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے عقیدۂ ختم نبوتؐ پر تفصیلی روشنی ڈالی، متعلقہ آیات کی تشریح کی، ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کو اجاگر کیا اور تحفظ ختم نبوت کی خاطر کردار ادا کرنے کی بھرپور ترغیب دی۔

دوسرے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے مسؤل مفتی محمد عادل غنی نے اسلامی عقیدہ، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل گفتگو کی۔ قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، علامات اور کارناموں پر روشنی ڈالی اور قادیانی نظریہ کی گمراہی کو بے نقاب کیا۔

تیسرے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے مرزا قادیانی کے حالات زندگی پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیحیت اور مہدویت کا دعویدار بھی ہے جبکہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی کوئی ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی۔ قادیانیت اسلام سے بغاوت کا نام ہے، قادیانی خواہ نماز پڑھے، تلاوت کرے، روزہ رکھے تب بھی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں سے لین دین، میل جول اور تعلقات رکھنا، ان کی مصنوعات شیزان، یونیورسل اسٹیبلائزر اور ذائقہ گھی وغیرہ استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہیں۔

مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور غیر مسلموں کی ہدایت کے لئے تمام مسلمانوں کو تحفظ ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ کورس میں مدرسۃ البنات کی تمام طالبات اور بنین کے تمام طلبا کرام شریک رہے۔

کورس کا اختتام مولانا عبدالحی مطمئن کی دعا پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور غیر مسلموں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین، بحرمۃ النبی الکریم۔

## عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں

# خطبائے ملت کا شاندار کردار

قاری سیّد محمد شاہ نقشبندی، مانسہرہ

خطیب انسانی جذبات و احساسات کا نباض ہوتا ہے۔ جلسہ گاہ میں موجود لاکھوں انسانوں کے جذبات، احساسات اس کی خطبات کی زد میں ہوتے ہیں۔

خطیب ایک ایسا سالار لشکر ہوتا ہے، جو اپنے لشکریوں سے جو چاہے کام لے سکتا ہے۔ خطیب انہیں اپنے دشمن پر حملہ آور کرنا چاہے، انہیں دشت وجبل میں بکھر جانے کو کہے یا بحروبر میں کود جانے کا اشارہ کرے، یہ خطیب کی منشا اور مرضی پر منحصر ہے۔

خطیب ایک ایسا نقیب محفل ہوتا ہے جو لمحہ بھر میں قہقہے اور دوسرے ہی لمحہ میں زاروقطار رُلا دیتا ہے۔

خطیب ایک ایسا مرشد ومزکی ہوتا ہے، جو اپنی خطابت کے بل بوتے پر پتھر دلوں کو موم، حریرو ریشم کی طرح نرم کر کے افراد وقوم کی تربیت کر کے انسانی معاشرہ کو جنت کا نمونہ بنا دیتا ہے۔

خطیب ایک ایسا معلم ہوتا ہے جو اپنی خطابت کی وجہ سے قوم کے آوارہ ذہنوں کو تعلیم و تعلم کی طرف آمادہ کرتا ہے، قوم کے ذوق علم کو اجاگر کر کے طویل دورانئے کے لئے محنت و جدوجہد کا خوگر بنا دیتا ہے۔ خطیب صحرائے عشق کا وہ حُدی خواں ہوتا ہے جو انسانی تخیلات کے نازک آبگینوں کو وفور عشق سے مالا مال کر دیتا ہے۔ خطیب بزدلوں کو بہادر، جاہلوں کو عالم، سنگ دلوں کو مشفق ومہرباں، بخیلوں اور کنجوسوں کو حاتم طلائی بنا دیتا ہے۔

خطیب کا دل اگر خدا خوفی، انسانی ہمدردی اور اخلاق محمدی سے مزین ہو اور اس کے ساتھ اس کی زبان شستہ، الفاظ برجستہ، حاضر دماغ، اپنے موضوع پر عبور اور شکل وصورت جسم وجاں بھی متوازن ہوں تو پھر نور علیٰ نور ہوتا ہے۔

### اگر زندگی کے ہزاروں انداز ہیں تو خطابت کے بھی ہزاروں رنگ وانداز ہیں:

برصغیر اردو زبان کے عالموں، خطیبوں، شاعروں اور ادیبوں کی سرزمین ہے۔ مختلف دبستان ہائے عشق نے خطیبوں کو جنم دیا۔ ان کے وجود مسعود نے اس سرزمین کو جوش و جذبہ دیا۔ رنگینی و نمکینی حلاوت وشیرینی بخشی۔ خطیب نے اپنے افکار و گفتار سے لاکھوں اذہان بدلے، اپنا غلام بے دام بنایا، خطیب نے اپنی قوت وگفتار سے برصغیر کے عوام کو آزادی کا ولولہ دیا، جذبہ دیا اور انہیں لیلائے آزادی کا مجنوں بنا دیا۔

خطیب نے سامراج کے ظلم سہے، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ دریائے شور عبور کئے، دار ورسن کو چوما، مگر اپنے مذہب اور اپنی قوم سے وفاداری کو نبھایا، خطیب نے بالآخر سامراجی قوتوں کو شکست فاش سے دوچار کیا، ان کے فکرو فن کے تارو پود بکھیر کے رکھ دیئے۔

آیئے دیکھتے چلیں یہ خطیب کون کون لوگ تھے؟ یہ محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد، سحبان الہند مولانا احمد سعید لدھیانوی، قائد احرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، امیر شریعت سیّد عطاء اللہ بخاری، مولانا گل شیر رحمہم اللہ تعالیٰ اور ضیغم اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے۔

یہ روحانی خطیب کون تھے، جن کی روحانیت کا مقناطیس تیر بلا کو کھینچ لیتا تھا۔ یہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، پیر جماعت علی شاہ ثانیؒ، پیر مولانا اشرف علی تھانویؒ، میاں شیر محمد شرقپوریؒ، خواجہ خواجگان احمد خانؒ، مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ، خواجہ خواجگان قطب دوراں مولانا خان محمدؒ، خانقاہ سراجیہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھے۔

یہ شب وروز قال اللہ قال الرسول کا خطبہ دینے والے کون تھے؟ یہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، صاحب فتح الملہم مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا عبدالحق حقانیؒ جامعہ حقانیہ، مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھے۔

یہ فقیہان ملت حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ، مفتی اعظم مفتی محمودؒ، مفتی زین العابدینؒ، مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تھے۔

انگریز سامراج نے برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ دو ظلم کیے، ایک ان کی آزادی چھینی اور دوسرا عظیم ظلم کہ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے قادیان میں ایک شجر خبیث کاشت کیا، اس شجر خبیث مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرا کے اسے آقائے نامدار تاجدار ختم الرسل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج وتخت ختم نبوت پر حملہ آور کیا۔

آقائے نامدار ختم الرسل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء، صوفیاء، خطباء، شعراء اور ادیب اور عامۃ المسلمین اس سے مقابلہ کے لئے میدان میں اس جوش وجذبہ کے ساتھ اترے جنہیں دیکھ کر شمس وقمر بھی دنگ رہ گئے۔ اس شجر خبیث مرزا غلام احمد قادیانی کی بدبو کو علمائے لدھیانہ مولانا محمد لدھیانویؒ وغیرہ نے سب سے پہلے محسوس کیا اور اس پر کفر کا فتویٰ لگایا، سب سے پہلے اس کے خلاف عرب وعجم کے علماء کرام سے فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش مولانا غلام دستگیر قصوری نے کی اور سب سے پہلے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع کرنے کی توفیق بھی مولانا محمد حسین بٹالوی کو ہوئی جو پہلے اس کے تائید کنندہ ہوا کرتے تھے۔

(چمنستان، ص:۱۳۶۰ تحقیق مولانا اللہ وسایا مدظلہ)

### اپنے دور میں علامہ محمد انور شاہؒ تحفظ ختم نبوت کے لئے گویا مامور من اللہ تھے:

امام العصر علامہ محمد انور شاہ قدس سرہ نے پانچ سو علماء کی موجودگی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دست حق پرست پر بیعت فرما کر آپ کو امیر شریعت کا لقب عطا فرما کر قادیانیت کے خلاف میدان میں اتارا، خطبائے ملت اور احراری خطیبوں نے امیر شریعت خطیب اعظم کی سربراہی میں برصغیر کے چپہ چپہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

خطیبوں نے اپنی خطابات کے وہ جوہر دکھائے کہ حکمرانوں کا دبدبہ پیوند زمین ہو کر رہ گیا۔ اس وادی عشق کے خطیبوں کے نام گنوانے بھی مشکل ہیں، مگر جن چند حضرات کا نام نامی اسم گرامی اس وقت نوک قلم پر آرہا ہے، اس سے جو جوش وجذبہ ابھر رہا ہے، اس کے سامنے کوہ ہمالیہ کی بلندیاں بھی ہیچ ہیں۔

فدائے ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی ملت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، قائد احرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، ضیغم اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شورش کاشمیریؒ، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، مولانا عبدالمجید ندیم شاہؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ، مولانا لقمان علی پوریؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور مولانا عبدالقیوم حقانی لاتعداد خطبائے ملت اسلامیہ ہیں۔

### ختم نبوت کا کام شفاعت کا ذریعہ ہے:

حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی وفات سے تین دن قبل اپنی چارپائی دیوبند کی جامع مسجد کے صحن میں لائے، تمام طالب علموں اور اساتذہ اور عملے کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ سب حضرات اور جنہوں نے مجھ سے حدیث شریف پڑھی، ان کی تعداد دو ہزار کے قریب ہوگی، سب سے کہتا ہوں کہ اگر نجات اخروی وشفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہو تو ختم نبوت کا کام کرو، آقائے نامدار کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے تمہیں جتنی نفرت ہوگی۔ اتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہیں قرب نصیب ہوگا۔ اس لئے دوست کا دشمن، دشمن ہوتا ہے۔ جس طرح دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے۔

(چمنستان:۴۳۶ص)

### برصغیر کے علماء، فقہاء، خطباء، شعراء کی کہانی مولانا اللہ وسایا کی زبانی:

برصغیر کے علماء، فقہاء، مشائخ، محدثین، خطباء اور شعراء کے مجاہدانہ کارنامے اگرچہ اظہر من الشمس ہیں، مگر ان کو احاطہ تحریر میں لانے کا کارنامہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے درویش صفت عالم، مرد قلندر، مجاہد ختم نبوت، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے نام قدرت حق نے کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے چمنستان ختم نبوت وگلستان ختم نبوت کے عنوان سے معنون تذکرہ مرتب فرمایا ہے، جس میں ۱۶سو سے زائد فدائیان ختم نبوت کا تذکرہ ہو چکا ہے، ابھی مولانا کا قلم رواں دواں ہے۔

### خطیب ختم نبوت مولانا اللہ وسایا:

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما ہیں۔ ماشاء اللہ بہت حاضر دماغ خطیب ہیں، آپ کے خطبات دنیا بھر میں لوگ سن چکے ہیں اور ذوق وشوق سے سن رہے ہیں، مگر آپ کے دو خطبات مجھے بہت پسند آئے ہیں۔ ایک خطبہ ان میں سے وہ ہے جو آپ نے گجرات میں علماء کرام کے سامنے حال ہی میں ارشاد فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے حلف نامہ سے اقرار نامہ کی حکومتی سازشوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے اکتوبر ۲۰۱۷ء تا مارچ ۲۰۱۸ء تک کے حالات کے ساتھ ساتھ

۱۹۷۴ء سے تا حال مرزائیوں اور حکومتوں کی چالاکیوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ یہ خطبہ ماہنامہ لولاک ملتان میں بابت مئی ۲۰۱۸ء میں شائع ہوا ہے اور ایک خطبہ اس سے قبل ماہنامہ لولاک ملتان بابت ماہ ستمبر ۲۰۱۷ء میں شائع ہو چکا ہے، وہ بھی بہت معلومات افزا اور قابل مطالعہ ہے۔

**مولانا اللہ وسایا اسلام آباد ہائی کورٹ میں:**

حلف نامہ اور اقرار نامہ کی بحث کا آغاز ہوتے ہی مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو رب کریم نے توفیق بخشی کہ آپ نے اسلام آباد ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کردی، آپ کی رٹ پٹیشن پر اسلام آباد کورٹ نے پہلے مختصر پھر تفصیلی فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا:

”ریاست کے لئے لازم ہے کہ سواد اعظم کے حقوق، احساسات اور مذہبی عقائد کا خیال رکھا جائے اور ریاست کے آئین کے ذریعہ قرار دیئے گئے ریاست کے مذہب، اسلام کے مطابق اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا اہتمام کرے۔“

لہٰذا عدالت حکم جاری کرتی ہے کہ:

☆...... شناختی کارڈ، پیدائشی سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ کے حصول اور انتخابی فہرستوں میں اندراج کے لئے درخواست گزار سے آئین کی شق ۲۶۰ ذیلی شق نمبر ۳ اور جزو اے، بی میں مسلم اور۔

☆...... تمام سرکاری اور نیم سرکاری محکموں بشمول عدلیہ، مسلح افواج اعلیٰ سول سروسز میں ملازمت کے حصول کے لئے شمولیت کو بھی متذکرہ بیان میں بیان حلفی سے مشروط قرار دیا جائے۔

☆...... نادرا اپنے قواعد میں کسی بھی شہری کی طرف سے اپنے درج شدہ کوائف، بالخصوص مذہب کے حوالے درستی کے لئے مدت کا تعین کرے۔

☆...... مقننہ آئین کے تقاضوں، عدالت عظمیٰ کے فیصلہ 1993SCMR1748 اور عدالت عالیہ لاہور کے فیصلہ PLD1992 Lah 1 میں طے شدہ قانونی بنیادوں کو روبعمل لا کر ضروری قانون سازی کرے اور ایسی تمام اصطلاحات جو دین اسلام اور مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ انہیں کسی بھی اقلیت سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنی پہچان چھپانے کی غرض یا دیگر مقاصد کے لئے استعمال سے روکنے کے لئے بھی موجود قانون میں ضروری ترمیم اور اضافہ کرے۔

☆...... حکومت پاکستان اس بات کا خصوصی اہتمام کرے کہ ریاست کے تمام شہریوں کے درست کوائف موجود ہوں اور کسی بھی شہری کے لئے اپنی اصل پہچان اور شناخت چھپانا ممکن نہ ہو سکے۔

☆...... نادرا میں قادیانیوں/مرزائیوں کی درج شدہ تعداد اور مردم شماری کے ذریعے اکٹھے کئے گئے اعداد و شمار میں نمایاں فرق کی تحقیقات کے لئے فوری اقدام اٹھائے جائیں۔

☆...... ریاست اس بات کی پابند ہے کہ وہ مسلم امہ کے حقوق، جذبات اور مذہبی عقائد کی حفاظت کرے اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ (ماہنامہ لولاک مئی ۲۰۱۸ء ص:۵۰)

عدالت کے ان احکامات پر صدق دل کے ساتھ تمام متعلقہ ادارے بالخصوص نادرا کی اس میں بہت اہمیت ہے۔ نادرا افسران اس حکم نامہ پر عملدرآمد کریں تو بہت سے مسائل کا حل ہو جائے گا۔ اسی طرح جن دوسرے اداروں کو حکم دیا گیا ہے وہ بھی متعلقہ سے بیان حلفی کا اہتمام کریں تو کافی حد تک مسلم امہ کے حقوق کا تحفظ ہو سکے گا۔ ہمارے ملک میں اقلیتیں محفوظ ہیں، اکثریت مظلوم ہے۔ یہ سب رونا اکثریت کے لئے ہے کہ قادیانی/مرزائی اقلیت دھوکا دہی سے ڈاکا ڈالتی ہے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عدالت کے ذریعہ مسائل حل کروائے ہیں۔ ہم ان کو اس دور اندیشی، عقلمندی، معاملہ فہمی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور انہیں دین اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لئے صحت و عافیت عطا فرمائیں۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ نے اپنے دور امارت میں علماء و خطباء سے درج ذیل اپیل کی تھی:

جناب واجب الاحترام علماء کرام زیدمجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی، مرزائی اندر ہی اندر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں، میں آپ حضرات سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مہینہ میں صرف ایک ہی مرتبہ سہی اپنے خطبہ میں صرف دس، پندرہ منٹ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی، مرزائی کا مکروہ چہرہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ فرمادیا کریں، تاکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کو ادا کرنے میں خدا کے ہاں اجر کے مستحق بن سکیں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

## بقیہ:......اداریہ

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مزید دس نکات بھی لائق توجہ ہیں:

۱......مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں قادیانیوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی اللہ کا رسول اور نبی تھا۔

۲......مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہ کرام ؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے زمانہ میں اس کو قبول کرنے والے بھی صحابی ہیں۔

۳......مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کا خاندان اہل بیت ؓ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا خاندان بھی اہل بیت ہے۔

۴......مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کی ازواج امہات المومنین ؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی بھی ام المومنین ہے۔

۵......مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ میں جنت البقیع کا قبرستان مقدس ہے، قادیانیوں کے نزدیک قادیان کا بہشتی مقبرہ بھی مقدس ہے۔

۶......مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کو نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک عالم اسلام کے کل مسلمان جو حضور ﷺ کو مانتے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۷......مسلمانوں کے نزدیک آخرت کی نجات رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی تصدیق واتباع میں منحصر ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کو مانے بغیر آخرت کی نجات ممکن نہیں۔

۸......مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ قابل احترام ہیں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود دوسرا قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اب اسلام اور روحانیت مرزا قادیانی سے وابستہ ہے اور وہ برکات قادیان میں ہیں۔

۹......مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی پر بھی کلام اللہ نازل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔

۱۰......مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول اللہ ﷺ مشعل راہ ہے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک جو حدیث رسول اللہ ﷺ، مرزا قادیانی کے کلام کے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے۔

ان حقائق کے ہوتے ہوئے کیا قادیانیوں کو یہ حق دے دیا جائے کہ وہ اپنی آئینی حیثیت نہ مان کر قانون شکنی کے مرتکب ہونے کے باوجود وہ مسلمانوں کے سروں پر مسلط رہیں۔ عیسائی، ہندو، سکھ ان سب کا مسلمانوں سے یہ تنازعہ نہیں کہ مسیحی، ہندو، سکھ غیر مسلم ہونے کے باوجود خود کو مسلمان کلیم کر کے مسلمانوں کے درپے آزار یا قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں۔ مگر قادیانیوں کے طرز عمل نے یہ صورتحال پیدا کر دی ہے کہ جس سے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ ان کا تدارک صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کو قانون کا پابند کیا جائے۔ پاکستان میں واحد قادیانی جماعت ہے جس نے اپنی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔ اپنے فیصلہ، ان کی اپیل، پھر ان پر اپیل در اپیل کا پورا عدالتی سسٹم قائم کر رکھا ہے۔ اپنے اسٹام پیپر شائع

کرتے ہیں۔ عدالتی طریقہ کار پر اپنے سمن جاری کرتے ہیں۔ ان کی عدالتوں میں باقاعدہ وکیل پیش ہوتے ہیں۔ پیشیاں پڑتی ہیں۔ فیصلے ہوتے ہیں۔ اگر ملک میں کسی اور جماعت یا ادارہ نے یہ سسٹم جاری کیا ہوتا تو طوفان کھڑا ہو جاتا کہ اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ کا سسٹم ناقابل برداشت ہے۔ ان کے مرتکب کو قانون کا پابند بنایا جاتا بلکہ دیدۂ عبرت بھی، مگر قادیانی ایک ایسی الیبلی اقلیت ہے کہ ان کی اس حرکت پر کوئی ملکی ادارہ قانون کی رٹ قائم کرنے اور قانون کی حکمرانی کی بات نہیں کرتا۔ اگر کبھی ان کے خلاف کوئی آواز اٹھے تو ہمارے نامور صحافی فرماتے ہیں کہ کیا قادیانیوں کو جینے کا حق نہیں؟ ان بندگان خدا سے کوئی پوچھے کہ کوئی مطالبہ کرے کہ چوری کو روکو، ڈاکہ کو روکو، دوسرا ستائش باہمی کا ممبر کھڑا ہو جائے کہ کیا چوروں کو ڈاکوؤں کو زندہ رہنے کا حق نہیں؟ تو ایسے عقلمند آدمی کو کیا کہا جائے؟

جناب! چور کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے مگر اس کے لئے چوری اور ڈاکے کا لائسنس تو جاری نہیں کیا جاسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔ کیا دنیا میں انصاف نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی کہ ہمارے معزز مسلمان صحافی بھائی بھی قادیانیوں کی حمایت میں دوسرے لفظوں میں ایک قانون شکن جماعت کی حوصلہ افزائی کے درپے ہو جاتے ہیں۔

<u>سوال نمبر ۵:</u> ''جناب بھٹو صاحب کے متعلق عدالتی فیصلہ پیپلز پارٹی، جناب نواز شریف صاحب کے متعلق عدالتی فیصلہ مسلم لیگ تسلیم نہیں کرتی۔ اگر قادیانی اپنے متعلق فیصلہ کو نہیں مانتے تو اس پر شدید ردعمل کیوں؟''

جواباً گزارش ہے کہ عدالتی فیصلہ پر جائز تنقید کی قانون اجازت دیتا ہے۔ عدالتی فیصلہ سے رائے کا اختلاف ممکن ہے۔ لیکن عدالت کی توہین کی اجازت کوئی قانون نہیں دیتا۔ اگر عدالتی فیصلہ کی بنیاد پر کوئی توہین کرے تو اس پر توہین عدالت کا کیس لاگو ہوگا۔ ہاں! اگر کوئی شخص آئین پاکستان سے انحراف کرتا ہے تو اس پر بغاوت کا کیس درج ہوگا۔ توہین عدالت اور بغاوت کے کیس میں جتنا فرق ہے، فیصلوں سے اختلاف کا اظہار اور قانون سے بغاوت میں اتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق ہے۔ کیا دنیا کے کسی ملک کا کوئی قانون یا کوئی حکومت، قانون شکن لوگوں کو قانون شکنی اور بغاوت کی اجازت دیتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر یہاں وہ پہلو کیوں فراموش کر دیا جاتا ہے۔

<u>سوال نمبر ۶:</u> ''قادیانی عاطف میاں کے مکہ یونیورسٹی میں اقتصادیات پر بیانات ہوئے۔ قادیانی حضرات کلپس چلا رہے ہیں کہ وہ مکہ میں مسلمان ہے تو پاکستان میں کیوں نہیں۔''

جواباً گزارش کہ پاکستانی حکومت اور پاکستان کے قانون سے زیادہ سعودی حکومت اور اس کا قانون حساس ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ قادیانیوں کا دوسرے کافروں کی طرح حرمین شریفین میں داخلہ بند ہے۔ اگر لاعلمی میں ایسے ہوا تو اس سے استدلال میں جتنا وزن ہو سکتا ہے، اس سے کوئی ہوشمند بے خبر نہیں۔

<u>سوال نمبر ۷:</u> عقائد کی وجہ سے نفرت کیوں؟

جواباً گزارش کہ ہمیں مرض سے نفرت ہے۔ مریض سے نفرت نہیں۔ مریض سے تو ہم دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ قادیانیت جس کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی محمد رسول اللہ ہے۔ (معاذ اللہ) قادیانی تعلیمات کے مطابق سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔ (معاذ اللہ) کیا ان عقائد سے کوئی مسلمان محبت کر سکتا ہے؟ قادیانیت کی حمایت کرنے والے حضرات کے طرز عمل کو دیکھ کر حیرت کے مارے دماغ شائیں شائیں کرنے لگ جاتا ہے افسوس! کہ مسلمان لوگ کیسے ان عقائد رکھنے والوں کی حمایت پر دیدہ دلیری اور سینہ زوری کرتے

ہیں۔ کاش وہ اپنی ایمانی غیرت اور حب الوطنی کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے متعلق سوچتے اور فیصلہ کرتے۔

سوال نمبر۸: ’’عاطف میاں قادیانی ہے۔ کیا قادیانی اس قابل نہیں کہ انہیں پاکستان کی ترقی میں شامل کیا جاسکے؟‘‘

اگر آئی ایم ایف کی سفارش پر ان کے پسندیدہ شخص کو آپ رکھنا چاہتے ہیں تو آئی ایم ایف کی نوازشات ’’گیس، تیل، بجلی، کھاد اور ڈالر‘‘ کی مہنگائی کے ساتھ ساتھ عاطف میاں کو بھی رکھ لیں تو اس کے جو ہوش ربا، بھیانک نتائج برآمد ہوں گے، اس کے لئے تمام پاکستانی حضرات پھر تیار رہیں۔ میرے بھائیو! سوال اس کے رکھنے کا نہیں۔ بلکہ اس کے نتائج کی ذمہ داری کو قبول کرنے کے حوصلہ کا ہے۔ ایم ایم احمد قادیانی نے مشرقی پاکستان کو جدا کرنے میں جو کردار ادا کیا۔ وہ کس باخبر آدمی سے مخفی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے امریکہ کو ایٹمی راز دیئے۔ پاکستان کو لعنتی ملک کہا اور قادیانیوں کے عقیدہ کے مطابق پاکستان کی یہ تقسیم عارضی ہے۔ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قادیانی پاکستان میں اپنی لاشیں اماناً دفن کرتے ہیں۔ ان تمام باتوں سے کیا سمجھا جائے کہ قادیانی پاکستان اور پاکستانی قوم سے مخلص ہیں؟ ان کے بارہ میں آپ مزید تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے۔ لیکن ’’آزمودہ را آزمودن خطا است‘‘ جن سیانے لوگوں نے فرمایا اس کو نظرانداز کرنے پر خیر کی توقع فعل عبث اور باعث ندامت ہوگا۔

سوال نمبر۹: ’’اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا جانا چاہئے نہ کہ ملک میں اقلیتوں کے خلاف انتہاء پسندی کی فضا قائم کی جائے۔‘‘

جواباً عرض ہے کہ قادیانیوں کے علاوہ تمام اقلیتیں دل و دماغ کی گہرائیوں سے پاکستان میں خوش ہیں۔ قادیانی بھی آئینی طور پر دیگر اقلیتوں والا طرز عمل اختیار کرلیں تو تمام مذکورہ سوالات اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

سوال نمبر۱۰: ’’ملک عزیز پاکستان میں قادیانیوں کے علاوہ اور بہت سی اقلیتیں رہتی ہیں جیسے عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ ان دیگر اقلیتوں کے کسی اہم اور کلیدی عہدہ پر فائز ہونے کی وجہ سے آواز خلق بلند نہیں ہوتی۔ احتجاج نہیں ہوتا تو پھر قادیانیوں کے متعلق احتجاج اور شور شرابہ کیوں کیا جاتا ہے۔‘‘

اس سوال کے جواب کے لئے آپ ایک حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ ایک ہندو جب کسی مسلمان سے ملتا ہے تو اس کا مسلمان سے ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں رام کو ماننے والا ہوں۔ یہ مسلمان، اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہے۔ میں وید کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں ہندو ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک عیسائی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا امتی ہے۔ میں انجیل کو مانتا ہوں اور یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں عیسائی ہوں یہ مسلمان ہے۔

ایک یہودی جب کسی مسلمان کو ملتا ہے اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا امتی ہے۔ میں تورات کو مانتا ہوں یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں یہودی ہوں یہ مسلمان ہے۔

جب کوئی سکھ مسلمان کو ملتا ہے تو اس کا پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں بابا نانک کا مرید ہوں۔ یہ حضور ﷺ کا غلام ہے۔ میں گرنتھ کو مانتا ہوں۔ یہ قرآن مجید کو مانتا ہے۔ میں سکھ ہوں یہ مسلمان ہے۔

گویا ہندو، عیسائی، یہودی، سکھ نے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کیا کہ حضور ﷺ کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ دنیا میں صرف قادیانی ایک ایسا

طبقہ ہے کہ جب کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ملتا ہے تو قادیانی کا مسلمان کو ملتے ہی پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ میں مرزا قادیانی کو ماننے والا مسلمان ہوں اور یہ مسلمان جو حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے والا (مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے) غیر مسلم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کا کیس سامنے آتا ہے تو احتجاج شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سب قادیانیوں کی پیدا کردہ سوچ ہے۔ سب ان کے کرم کا مرہون منت ہے۔ ان کے کرتوتوں کی سزا، امت محمدیہ ﷺ کو بھگتنا پڑ رہی ہے۔ وہ ایسی فضا نہ بناتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔ یہ سب ان کا کیا دھرا ہے۔ ہر قادیانی قادیانیت کا وکیل ہے۔ کاش مسلمان بھی سوچیں کہ قادیانی آپ کو اپنے عقیدہ کے مطابق کیا سمجھتے ہیں اور آپ ان کے متعلق کیا وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟ مندرجہ بالا سوالات جو سوشل، پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا پر اٹھائے گئے ہیں، ان کے جوابات تو ہو چکے۔ اب ہمارے حضرت مولانا مفتی ابولبابہ شاہ منصور نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

## واہ صادق مسیح

’’ویسے تو یہ دنیا عجائبات سے بھری پڑی ہے۔ لیکن ایسے عجائبات بھی دیکھنے پڑیں گے اس کا تصور بھی نہ کیا تھا۔ نوائے وقت میں ملازم ایک خاکروب نے یہ کہہ کر استعفا دے دیا ہے کہ ’’آپ نے جس جماعت کا اشتہار چھاپا ہے اس کا بانی حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم علیہا السلام کی بے ادبی کا مرتکب تھا۔ جب کہ میں ان دونوں کی عزت کرتا ہوں۔۔۔ تو وہ معاف کرتا ہوں۔ لیکن ایسی جگہ کام نہیں کر سکتا جہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کی عزت نہ ہو۔‘‘ دوسری طرف شرمناک خبر یہ ہے کہ مشیران اقتصاد میں شامل دو ارکان عاصم اعجاز خواجہ اور ڈاکٹر عمران رسول نے عاطف قادیانی جیسے نااہل اور عالمی ساہوکاروں کے ایجنٹ کو شامل نہ کرنے پر استعفے دے دیئے ہیں۔ ان حضرات کو اپنے ایمان اور انجام کی خیر منانی چاہئے کہ ان کی ہمدردیاں اس شخص کے ساتھ ہیں جس کو غیر مسلم بھی بے ادب اور گستاخ سمجھتے ہیں۔ سمجھ نہیں آتا کہ ان حضرات کو اگر تمام پاکستانی متشدد معلوم ہوتے ہیں تو کیا انہیں تاریخ کا علم بھی نہیں یا وہ پاکستان کے دوست دشمن میں فرق نہیں کر سکتے یا شقاوت نے ان کو گھیر لیا ہے کہ مت ماری گئی یا کوئی آفت ان کی عقل پر آ پڑی ہے۔ ہمارے اکابر فرماتے تھے کہ: ’’اگر ہم آقا ﷺ کی نبوت یا حرمت کا تحفظ نہیں کر سکتے تو گلی کا کتا بھی ہم سے بہتر ہے۔‘‘ جو مالک کے جان مال کے تحفظ کی خاطر جان قربان کر دیتا ہے۔ صیہونی مرزائیوں سے وفاداری نبھانے والوں سے تو لاہور کے خاکروب بہتر ہیں جنہیں دنیا ’’چوہڑا‘‘ سمجھتی ہے۔ لیکن ان میں ان نام نہاد مشیروں سے زیادہ غیرت ہے۔‘‘ (مفتی ابولبابہ شاہ منصور، روزنامہ اسلام ملتان، مورخہ ۹ ستمبر ۲۰۱۸ء)

علاوہ ازیں عاطف میاں کے حوالہ سے میڈیا پر یہ بات موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ:

۱...... پاکستان کا جوہری صلاحیت کا حامل ہونا ایک جوہری تعیش ہے۔ ایٹم کو ختم کر دینا چاہئے۔

۲...... پاکستان کی فوج میں تخفیف اور فوجی اخراجات میں کمی کی جائے۔

۳...... پاکستان، کشمیر کو ہمیشہ کے لئے بھول جائے۔

اگر عاطف میاں کی یہ تین باتیں صحیح تسلیم کر لیں تو پاکستان کا کام تمام ہوا۔ یہ تجاویز پاکستان کے دشمن کی تو ہو سکتی ہیں ایک محب وطن کی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اگر یہ صحیح ہیں تو اس کے حامی سوچیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ پاکستان کی حمایت میں یا معاذ اللہ...... سچ فرمایا تھا مصور پاکستان علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہ: ’’قادیانی ملک و اسلام دونوں کے غدار ہیں۔‘‘ (مکتوبات اقبال)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

خبروں پر ایک نظر

# یوم تحفظ ختم نبوت ریلی، کراچی

کراچی (مولانا محمد رضوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر کو ’’یوم تحفظ ختم نبوت‘‘ جوش وخروش سے منایا گیا۔ پورے ملک کی طرح کراچی میں بھی عظیم الشان ریلیاں نکالی گئیں۔ مرکزی ریلی بنوری ٹاؤن سے مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی شکور احمد اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں کی قیادت میں نکالی گئی۔ حلقہ منظور کالونی، کشمیر کالونی، مہران ٹاؤن سے بھی ریلیاں دفتر ختم نبوت نمائش پہنچیں، جن کی تیاریاں ہفتوں سے جاری تھیں۔ جامع مسجد عائشہ صدیقہ میں کارکنانِ ختم نبوت کا بھرپور اجلاس ہوا، حلقہ کے امیر مفتی محمد بلال اور راقم الحروف نے ذمہ دارانِ مدارس، ائمہ، خطباء حضرات سے ملاقاتیں کی، تمام حضرات نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی، ان علماء کرام میں حافظ عبدالقیوم نعمانی، قاری اللہ داد، قاری شبیر احمد عثمانی، مفتی عبدالحق عثمانی، مفتی سلمان یاسین، مولانا احسن سلفی، مفتی محمد رمضان ودیگر حضرات شامل تھے۔ ۶؍ستمبر کو بعد نماز عصر تا رات ۱۱ بجے تک مختلف مقامات اور علاقوں میں ریلی کا اعلان کیا گیا۔ گاڑیوں پر پینافلیکس آویزاں کیے گئے۔ ۷؍ستمبر بروز جمعہ تمام مساجد میں خطبہ جمعہ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور فتنۂ قادیانیت کی سنگینی سے متعلق سامعین کو آگاہ کیا گیا۔ بعد نماز جمعہ مختلف مساجد سے ائمہ و خطبا حضرات کی قیادت میں عوام ختم نبوت چوک منظور کالونی پہنچنا شروع ہوئی، کچھ ہی دیر بعد ریلی بنوری ٹاؤن کی طرف روانہ ہوئی، راستہ میں ختم نبوت کی نظموں سے فضا گونجتی رہی۔ ریلی بنوری ٹاؤن پہنچی تو وہاں عوام کا جم غفیر پہلے سے انتظار میں تھا۔ بنوری ٹاؤن سے ’’اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد‘‘ کے نعروں کی گونج میں ریلی پیدل نمائش چورنگی پہنچی۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مفتی شکور احمد مدظلہ ایمان افروز خطاب فرمایا۔ بعدازاں ریلی پریس کلب کی طرف روانہ ہوتی۔ جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا سے جماعت کے مبلغ مولانا محمد قاسم کی قیادت میں بڑا قافلہ اس ریلی میں شریک ہوا۔ اسی طرح مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عادل غنی کی قیادت میں جامع مسجد عثمان غنی ڈرگ روڈ سے عاشقان مصطفیٰ کا قافلہ ریلی کی شکل میں شارع فیصل سے ہوتے ہوئے پریس کلب پر مرکزی ریلی میں ضم ہوگیا۔ پریس کلب پر پہلے سے جماعت کے ذمہ داران موجود تھے۔ جمعیت علماء اسلام کے اکابرین مولانا محمد عمر صادق، مفتی فیض الحق، مفتی عبدالحق عثمانی، مولانا نورالحق یہ حضرات قافلوں کی شکل میں پریس کلب پہنچے۔ ریلی سے مختلف جماعتوں کے قائدین نے بھی خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، جمعیت علماء اسلام کے راہنما مفتی فیض الحق، مولانا محمد عمر صادق، حافظ محمد نعیم کے علاوہ جماعت اسلامی سندھ کے نائب امیر جناب اسد اللہ بھٹو، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا نورالحق، پاک سرزمین پارٹی کے رہنما وسیم آفتاب، مولانا محمد رضوان، مفتی عبدالحق عثمانی، پیر نصیرالدین عثمانی، مولانا محمد اشفاق ودیگر جید علماء کرام نے خطاب وشرکت کی۔

## ۷؍ستمبر کا دن دفاعِ ایمان اور عقیدۂ ختم نبوت کا دن ہے: عابد پوری

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) کارکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محمد عابد پوری نے کہا ہے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی پاکستان میں ایک متفقہ فیصلہ میں ایک قرارداد پاس ہوئی، جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ۶؍ستمبر کا دن دفاع پاکستان ہے اور ۷؍ستمبر کا دن دفاع ایمان اور عقیدۂ ختم نبوت کا دن ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مسلمان کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آپؐ کے دین کی حفاظت کے لئے قبول فرمائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرنا امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے، اس لئے کہ عقیدۂ ختم نبوت محفوظ ہے تو پورا دین محفوظ ہے اگر خدانخواستہ عقیدۂ ختم نبوت محفوظ اور سلامت نہ رہے تو دین محفوظ نہیں رہتا۔ اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کا مقام وہی ہے جیسے انسانی جسم میں سر ہوتا ہے، جبکہ ۹۰ سال بعد قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ قرارداد کے ذریعہ غیر مسلم قرار دیا تھا اور اسی طرح ایک آرڈی ننس کے ذریعہ ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تھی اور قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر اور خود کو مسلمان ظاہر کرنا پر جرم قرار دے دیا۔

## تحفظ ختم نبوت ریلی، ضلع ملیر

کراچی، ملیر.... ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز دن کی مناسبت سے ''یوم تحفظ ختم نبوت'' اور اظہار تشکر کے طور پر منانے کے لئے تحفظ ختم نبوت ریلی، ضلع ملیر کا اہتمام کیا گیا جس کا روٹ ملیر مرکز بھینس کالونی موڑ تا داؤد چورنگی دیا گیا، جس کی تیاری کے لئے ہر علاقہ کا الگ الگ اجلاس طے کیا گیا۔ پہلا اجلاس ۲؍ستمبر بروز اتوار بعد مغرب جامع مسجد المصطفیٰ پاکستان مارکیٹ اسٹیل ٹاؤن میں علاقے کی مساجد کے تمام خطباء کو مدعو کیا گیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید گلشن توحید فیرون میں گلشن حدید کے علماء کا اجلاس ہوا، جس میں علماء کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور ریلی کے حوالے سے ٹیمیں تشکیل دی گئیں، جس میں گلشن حدید سے ریلی کی قیادت مولانا ولی اللہ ہزاروی اور ان کے معاونین مولانا عبدالماجد، مولانا عدنان شیخ اور مولانا مفتی مبشر ابراہیم نے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا۔ ۳؍ستمبر ۲۰۱۸ء بروز پیر کو حلقہ شاہ ٹاؤن پیپری میں واحد غنی مسجد کے امام وخطیب مولانا عزیز اللہ کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ شاہ ٹاؤن اور پیپری کی ذمہ داری جمعیت علماء اسلام کے ذمہ دار قاری حمد اللہ حقانی، مولانا عبیداللہ، قاری برہان شاہ اور محمد عمر رفیق نے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا اور الحمدللہ! خوب محنت کی۔ ۴؍ستمبر بروز منگل کو ریلی کے حوالے سے تمام درخواستیں تھانوں اور ان کے متعلقہ حکام تک پہنچائیں اور علاقہ بھر کے معزز علماء کرام سے ملاقاتیں کی۔ ۵؍ستمبر بروز بدھ حلقہ بھینس کالونی میں بعد نماز عصر جامع مسجد ابراہیم میں مفتی ثاقب کی زیر صدارت اجلاس ہوا، جس میں علاقہ کے جید علماء کرام نے شرکت کی اور ریلی کے حوالے سے مولانا عادل، مولانا مفتی عبدالرشید اور حافظ اسرار نے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا۔ ۵؍ستمبر بروز بدھ بعد نماز عشاء حلقہ شاہ لطیف عبداللہ گوٹھ کے علماء کرام کا اجلاس مرکز ختم نبوت ضلع ملیر میں ہوا، جس میں مولانا نعیم، مولانا زبیر حق نواز، مولانا منیر احمد، مولانا احسان، مولانا وسیم، مولانا عمران، قاری احسان اللہ فاروقی اور چوہدری محمد اشرف نے ریلی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں بھرپور تعاون کرنے کا عزم کیا۔ ۶؍ستمبر بروز جمعرات صبح دس بجے حلقہ معین آباد، فیوچر کالونی، مانسہرہ کالونی کے علماء کرام کا اجلاس علاقے کی معزز شخصیت مولانا اقبال اللہ صاحب کے ادارے مدرسہ تعلیم القرآن میں ہوا، جس کی صدارت مولانا احسن راجہ اور مولانا شاکر اللہ نے کی اور مفتی شمس الرحمن، قاری لطیف الرحمن، مولانا پیر عمران نقشبندی نے علاقے میں بھرپور آواز لگانے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی۔ ۷؍ستمبر بروز جمعہ صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک تمام علاقوں میں اعلان کئے گئے اور ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد اقصیٰ ختم نبوت مرکز سے ریلی نکلی جس میں علاقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ جب ریلی بھینس کالونی موڑ تک پہنچی تو بھینس کالونی کے علماء کرام کی معیت میں آیا ہوا مجمع بھی ریلی میں شامل ہو گیا، حلقہ گلشن حدید اسٹیل ٹاؤن پیپری سے مولانا ولی اللہ، مولانا عدنان شیخ، مولانا طارق محمود اور مولانا شیر محمد کی معیت میں ایک بہت بڑا مجمع ریلی میں شامل ہوا۔ اس طرح بہت بڑی ریلی اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہوئی اور انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا اور سیکورٹی دی۔ جب ریلی داؤد چورنگی پہنچی تو پہلے سے موجود حافظ عبدالوہاب پشاوری اور مولانا احسن راجہ نے اسٹیج تیار کیا ہوا تھا، جس میں علاقے کے علماء بیانات کر رہے تھے اور ریلی نے بہت بڑے جلسے کی صورت اختیار کر لی۔ مولانا احسان اللہ، مولانا مفتی ساجد، مولانا اجمل شاہ شیرازی، مولانا شاکر اللہ ہزاروی، مولانا طارق محمود، مولانا ولی اللہ ہزاروی اور راقم الحروف محمد اسحاق مصطفیٰ کے بیانات ہوئے۔ آخر میں مطالبات پیش کئے گئے۔ ریلی تقریباً ۵ بجے مولانا احسن راجہ کی دعا پر بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ پاک مجاہدین ختم نبوت کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

## تقریری مقابلہ برائے بنات

مولانا احسان اللہ ہزارویؒ کے ادارے جامعہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات، گلشن حدید میں جامعہ کی طالبات کے درمیان ختم نبوت کے عنوان پر تقریری مقابلہ ۱۳؍ستمبر بروز جمعرات ہوا، جس میں ہر کلاس سے طالبات نے نعت اور تقریر میں حصہ لیا۔ جن طالبات نے پوزیشن لی انہیں مجلس کی طرف سے انعامات سے نوازا گیا۔ اول پوزیشن دورۂ حدیث کی طالبہ حافظہ طیبہ نے لی، دوسری پوزیشن عالیہ سال اول کی طالبہ عائشہ نے لی اور تیسری پوزیشن دورۂ حدیث کی طالبہ مریم تاج نے حاصل کی۔ تمام طالبات کو مقابلے میں شرکت کرنے پر اعزازی انعامات بھی دیئے اور پوزیشن ہولڈرز کو شیلڈ سے نوازا گیا۔

# "۷ ستمبر" دس ہزار مسلمانوں کی قربانی کا ثمرہ ہے

## علماء کنونشن میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خطاب

رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

کراچی..... جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش میں منعقدہ علماء کنونشن سے مہمان خصوصی مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "۷ ستمبر" دس ہزار مسلمانوں کی قربانی کا ثمرہ ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۴ء میں نوے سالہ قادیانی مسئلہ کو حل کر دیا۔ پاکستان کی تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے مشترکہ طور پر تحریک میں حصہ لیا۔ ۷ ستمبر کو کفر ہارا اور اسلام جیتا۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اختتامی دعا مہتمم جامعہ احتشامیہ مولانا تنویر الحق تھانوی مدظلہ نے فرمائی۔ اللہ پاک تمام خدام ختم نبوت کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں منعقدہ ماہانہ تربیتی نشست سے مولانا قاضی منیب الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷ ستمبر یوم فتح ہے، اس دن قادیانی ذلیل و رسوا ہوئے۔ بھٹو مرحوم کی حکومت کا یہ ایسا عظیم کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے ارباب اقتدار سے کہا کہ قادیانیوں کی نمائندگی اور دفاع کرنے کے بجائے ان کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کو سرکاری اور کلیدی عہدوں پر براجمان نہ کریں۔

پروگرام میں جامعہ اشرف المدارس کے ناظم مولانا مفتی ارشاد اور نائب ناظم مولانا حسین احمد، مبلغ ختم نبوت مولانا عادل غنی سمیت علماء و عوام الناس نے شرکت کی۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ پاک تمام حضرات کی محنت کو قبول فرماتے ہوئے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

---

# عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کی سرگرمیاں

رپورٹ: حافظ محمد اویس

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کی دعوت پر مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد سکھر تشریف لائے۔ بعد نماز عصر پنوعاقل مدرسہ کے طلبا میں بیان ہوا، بعد نماز مغرب صالحانی گوٹھ جامع مسجد میں مولانا محمد حسین ناصر اور قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔

بعد ازاں مرکزی جامع مسجد پنوعاقل میں حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا قاضی احسان احمد کا تفصیلی بیان ہوا۔ فجر کی نماز کے بعد گول مسجد میں درس ہوا۔ علماء کرام نے "عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان پر بیان کیا اور قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے مسلمان کو خبردار کیا۔

جامعہ دار العلوم سکھر (جس کے بانی و مہتمم مولانا مفتی نذیر احمد عثمانی ہیں) کے طلبا سے مولانا قاضی احسان احمد نے کورس کی طرز پر ایک گھنٹہ بیان کیا اور طلبا کو ختم نبوت سے متعلق ضروری باتیں ذہن نشین کرائیں مثلاً: عقیدۂ ختم نبوت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب قیامت تک کوئی ظلی، بروزی، نبی، رسول، پیغمبر پیدا نہیں ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔

بعد نماز عصر الفاروق مسجد سکھر میں مختصر بیان ہوا۔ اسی طرح بعد نماز عشاء مسجد باب رحمت میں حضرت مفتی عبدالباری صاحب کی سرپرستی میں مولانا قاضی احسان احمد نے کا تفصیلی بیان ہوا جس میں انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ختم نبوت کے چوکیداروں کی جماعت ہے۔ ناموس رسالت اور مسلمانوں کے ایمان کے پہرے دار بن کر پوری دنیا میں کام کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے اندرون سکھر شہر اور ضلع کے دوسرے شہروں میں بیانات کئے اور جماعتی یونٹ قائم کئے اندرون شہر: بلال مسجد، شفاء مسجد، قبا مسجد، رحمانی مسجد، بلال مسجد ٹیلیفون ایکسچینج، حسن مسجد، صدیقیہ مسجد، طیبہ مسجد، مسجد باغ رسول، مدینہ مسجد، محمدیہ مسجد اور مدنی مسجد وغیرہ میں بیانات ہوئے۔ روہڑی کی مختلف مساجد کندھرا ایلو گوٹھ، دارا وہن، جاگرانی گوٹھ، رستم سومرانی شریف میرپور برڑو، ٹھل میں بیانات ہوئے اور مقامی جماعتوں کے یونٹ قائم کئے۔ مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے بیانات میں کہا کہ قادیانی وہ لابی ہے جن کا الہامی عقیدہ اکھنڈ بھارت ہے۔

یہ لوگ پاکستان سے نہیں قادیان سے محبت کرتے ہیں اور اسی گروہ سے متعلق علامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا کہ ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔''

## رستم میں یونٹ کا قیام

رستم سومرانی شریف میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ قائم کیا گیا، جس میں حضرت مولانا عبداللہ مہر سجادہ نشین درگاہ سومرانی شریف کی سرپرستی میں اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا غلام اللہ مہر امیر، مولانا عبدالحکیم ناظم، مولانا غلام محمد مہر خزانچی، مولانا عبدالحلیم مہر ناظم تبلیغ، مہر لعل اختر ناظم نشر واشاعت اجلاس میں دیگر علماء کرام میں مولانا نجی اللہ، مولانا محمد اکرام اور جناب توفیق احمد نے شرکت کی۔

## میر پور برڑو میں یونٹ کا قیام

مولانا کرم اللہ بھٹو امیر، مولانا عبدالکریم برڑو نائب امیر، مولانا عبدالقدیر حنفی ناظم، فدا حسین ڈول خازن، مولانا ظہیر احمد ناظم نشر و اشاعت، مولانا عبدالحمید برڑو ناظم تبلیغ، مولانا عبدالشکور مدظلہ کی سرپرستی میں اجلاس منعقد ہوا، آپ کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

## خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

پرانا سکھر بلال اور مسجد باغ رسول مسجد میں جمعہ کا بیان کرتے ہوئے اور بعد نماز جمعہ پریس کلب سکھر میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سعود افضل، مولانا محمد صلاح انڈھڑ، مولانا محمد حسین ناصر اور دوسرے علماء کرام نے کہا کہ یہود ونصاریٰ اپنی شرارتوں، تعصب، بغض اور اسلام دشمنی اور پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز خاکوں سے باز آجائیں اور جس طرح مسلمان تمام انبیاء کرام کو برحق مانتے ہیں، ان کی توہین کو کفر سمجھتے ہیں اسی طرح یہود و نصاریٰ بھی وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کریں۔

## داراوہن میں جمعہ کا بیان

جامع مسجد داراوہن ابیلو گوٹھ کنڈھرا میں جمعہ کے اجتماع سے بیان کرتے ہوئے مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی ہستی اس کائنات میں نہیں مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بھی ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے اور یہود و نصاریٰ کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔

## مفتی محمد راشد مدنی سکھر کے دورہ پر

سکھر.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی گزشتہ دنوں پنوعاقل تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد پنوعاقل میں ''تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر بیان کیا۔ حافظ عبدالغفار شیخ نے جماعتی کارگزاری پیش کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد حسین ناصر نے ادا کئے۔ حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر نے بھی تفصیلی بیان کیا۔ علماء کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے، اس عقیدہ کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا۔ علماء کرام نے کہا کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی مرزائی ملکی سلامتی کو نقصان پہنچارہے ہیں، انہیں کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

## ۷ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت

۷ستمبر.... سکھر، روہڑی، پنو عاقل، لاڑکانہ، کندھ کوٹ، میر پور، برڑو، شکارپور و دیگر شہروں کی سینکڑوں مساجد میں علماء کرام نے ''یوم تحفظ ختم نبوت'' مناتے ہوئے اپنے جمعہ کے بیان میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہیدوں، ۱۹۷۴ء کی اسمبلی کے ممبران ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سمیت اکابرین ختم نبوت جن میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ پروفیسر غفور احمدؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ و دیگر کو خراج تحسین پیش کیا۔ قاری جمیل احمد بندھانی خطیب مرکزی جامع مسجد سکھر، مفتی عبدالباری، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبداللطیف اشرفی، مفتی صفوان احمد و دیگر نے تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر اپنے جمعہ کے اجتماع سے بیان کئے۔ بعد نماز جمعہ مدرسہ منزل گاہ سے پریس کلب تک تحفظ ختم نبوت ریلی نکالی گئی۔ پریس کلب پر مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا اظہر حسین، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا سعود افضل ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔☆☆

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء

# قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

آخری قسط

آغا شورش کاشمیریؒ

۷ر ستمبر: ختم نبوت کے مسئلے پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے صوبہ بھر میں طلبا نے ۶ر ستمبر کو علامتی ہڑتال کی۔ ۷ر ستمبر کا مبارک دن آ گیا، قادیانیوں کو قومی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس بے نظیر فتح پر تمام ملک میں مسرت کی لہر دوڑ گئی، لوگوں نے ہر شہر میں مٹھائی بانٹی، ہر کہیں مسلمانوں نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔

اس نوے سالہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے دو ماہ میں ۲۸ اجلاس کئے اور ۹۶ گھنٹے کی نشستیں جمائیں۔ مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، مسٹر مولا بخش سمرو اور ان کے رفقاء نے صبح و شام کی مساعی سے وہ تمام لٹریچر جمع کیا، جو خصوصی کمیٹی کے لئے ضروری تھا، ان راہنماؤں کے سرکاری کمرے مجلس عمل کا سب آفس بنے رہے۔ مولانا محمد شریف جالندھری کی زیر سرکردگی اسلام آباد میں ماہرین قادیانیت کا عملہ شب و روز کام کرتا رہا، وہ تمام لٹریچر جو اس عرصہ میں مرزائیت کے متعلق شائع ہوا، قومی اسمبلی کے ارکان میں تقسیم کیا گیا۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق یادداشت تیار کی گئی، جس میں مرزائیت کی پوری تاریخ کے علاوہ اس کے عقائد و اعمال کا پورا پورا نقشہ تھا۔ تمام ارکان اسمبلی کو راقم کے دونوں کتابچے، عجمی اسرائیل اور غدار اسلام پہنچا دیئے گئے، حتیٰ کہ ملک کے ہر سفارت خانے کو ان کے انگریزی اور عربی ایڈیشن مہیا کئے گئے۔ راقم نے اس دوران میں اپنی شدید علالت کے باوجود ایک ایسا خط تیار کیا جو قادیانیت کے متعلق ایک تاریخی دستاویز تھا، دنیا کی ہر حکومت کے سربراہ، وزیر خارجہ، پاکستان میں ان کے سفارت خانوں اور تمام ممالک کے نامور جرائد کو وہ خط بھیجا گیا۔ اس خط میں قادیانیت کی تاریخ کے علاوہ اس امر کی وضاحت کی گئی کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ ہماری دینی وحدت، سیاسی استحکام اور ہماری قومی سالمیت کی بقا کا مسئلہ ہے۔ ہم ان کو اس لئے بھی علیحدہ اقلیت کے طور پر مشخص کرنا چاہتے ہیں کہ ان سے ہماری قوم اور ہمارے ملک کو شدید خطرات ہیں۔ اس فرقہ کے لوگ استعمار و اسرائیل کے ففتھ کالم ہیں۔ سر ظفر اللہ خان کے اُن بیانات پر جو انہوں نے لندن میں انگریزی پریس کو دیئے اور جن کے تراشے دفتر چٹان کو دوستوں نے بھیجے۔ راقم نے لندن ٹائمز اور گارڈین کے ایڈیٹروں کو خط لکھے، ان سے کہا کہ سر ظفر اللہ خان نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ قادیانی محاسبہ کمیٹی کے خرچ پر اپنے نمائندے پاکستان بھیجیں جو خود صورت حال کا مشاہدہ و مطالعہ کریں۔ ان ایڈیٹروں نے لکھا کہ یہ مسئلہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہے۔ ہم اس میں جانبدار نہیں اور نہ ہمیں ظفر اللہ خان کے اسلوب فکر سے کوئی دلچسپی ہے۔

قومی اسمبلی نے مرزا ناصر احمد پر ۱۱ دن تک ۴۲ گھنٹے اور مرزا غلام کی لاہوری شاخ کے امیر پر سات گھنٹے جرح کی۔ اس دوران میں وزیر اعظم اور وزیر قانون سے اپوزیشن کے متذکرہ راہنماؤں نے کئی ملاقاتوں میں مذاکرات کئے اور چار پانچ دفعہ نازک موڑ بھی آئے، آخری رات تصادم کا اندیشہ لاحق ہو گیا اور مجلس عمل کے راہنما سربکف ہو کر قید و بند کے لئے تیار ہو گئے، لیکن فضل ایزدی سے اتفاق رائے ہو گیا اور وزیر اعظم نے الفاظ کا حک و فک چھوڑ کر مجلس عمل کے پارلیمانی نمائندوں کی تجویز پر صاد کیا، چنانچہ ۷ر ستمبر کو ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے ۲۷ منٹ تک وضاحتی تقریر کی۔ مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون نے اس سلسلہ میں آئینی ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا اور جب بل متفقہ رائے سے پاس ہو گیا تو حزب اقتدار و حزب اختلاف کے ارکان آپس میں فرط مسرت سے بغل گیر ہوئے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے، حتیٰ کہ وزیر اعظم بھٹو اور ولی خان گرم جوشی سے ملے، اس کے بعد سینیٹ نے بھی پونے آٹھ بجے اجلاس شروع کر کے آٹھ بجکر ۴ منٹ پر صاد کیا، تمام ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، لوگ فرط مسرت سے دیوانہ ہو گئے، شیرینی تقسیم کی گئی اور جگہ جگہ آتش بازی چھوڑی گئی۔ ☆

فرما گئے یہ ہادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لانبی بعدی

بمقام

# مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ

25

26

اکتوبر 2018

بروز جمعرات جمعۃ المبارک

37 ویں

2 روزہ سالانہ

عظیم الشان

# ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

مخدوم العلماء عظیم مذہبی اسکالر

حافظ و حضرت مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب

پیر طریقت رہبر شریعت

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب

ولی ابن ولی

## عنوانات

توحید باری تعالیٰ

عقیدہ ختمِ نبوت

سیرت خاتم الانبیاءؐ

اور ظہور امام مہدی

حیات سیدنا عیسیٰ

عظمت صحابہ و اہلبیت

اتحاد امت محمدیہ

پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان 061-4783486

چناب نگر 047-6212611

ادارۃ الخطوط — گوجرانوالہ 0300-6411525 0302-6619540